صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 31 اگست 2021ء بمطابق 22 محرم الحرام 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر اٹھارہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۙ ○ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ○ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔

(ترجمہ): جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہو جائے۔ اور (اے نبیؐ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرو، اور اُس سے مغفرت کی دعا مانگو، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ **و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔**

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچن۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: After 'Questions hour' کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ بہت ہی ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایجنڈا کوئی میری طرف پھینکے میں اس کے منہ پہ ماروں گی۔

جناب سپیکر: کیا ہو گیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ہم یہاں پہ آپ کے حکم کے مطابق پورے ایک بجے آ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر اسمبلی کا Rule یہ رہا ہے کہ جب دو بجے کا ٹائم ہوتا ہے تو دو بجے اسمبلی سٹارٹ ہوتی ہے۔ ہم اگر آتے ہیں یہاں پہ ایک بجے آ جاتے ہیں آپ کو پتہ ہے کہ آج میں کتنے بجے آئی ہوں؟ روزانہ میری یہی اور میں نے جب ٹائم کا دیکھا تو ساڑھے تین بج رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ جب میں گئی ہوں ان کو بلانے کے لئے کہ خدا کا واسطہ ہے بس اب یہ میٹنگ ختم کریں، اور ایسی کونسی Important meeting ہوتی ہے کہ یہاں پہ تو بل ہم آپ لوگوں کے اگر پاس نہ کریں تو آپ بل پاس نہیں کروا سکتے ہیں ہم سے کہ آپ کے لوگ دو منٹوں کے بعد نکل جاتے ہیں اور مجھے لیاقت نے جو کہا ہے کہ بکواس بند کرو۔ کیا یہ آپ لوگوں نے اپنے لوگوں کو تربیت دی ہے، میں اگر گئی ہوں تو میں شوکت یوسفزئی کے پاس گئی ہوں کہ خدا کے لئے بس یہ میٹنگ ختم کرو اور آ کے اسمبلی کا اجلاس Attend کرو۔ جناب سپیکر صاحب، آپ لوگوں نے اپنے لوگوں کو یہ تربیت دی ہے اور اگر آگے سے پھر میں اگر کسی کو گالی دے دوں تو پھر کیا ہو گا؟ پھر کیا ہو گا مجھے بتائیں آپ؟ اور اگر جس جس میں ہمت ہے میں یہاں پہ کھڑی ہوں آئیں اور وہ میرے ساتھ، اور روی نے بھی، روی نے بھی میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے کہ جو کنٹونمنٹ بورڈ میں بیس بیس لاکھ روپے بانٹتا پھر رہا ہے اور جو کل رات کو حملہ ہوا ہے کنٹونمنٹ بورڈ میں پیپلز پارٹی والوں کے دفتر پہ۔ اس میں آپ کا ایک ایم پی اے Involve ہے۔ جناب سپیکر، پیپلز پارٹی کسی سے ڈرتی نہیں ہے اور میں، نہ کسی کو ہم ڈرانے کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ الیکشن جو ہوتے ہیں وہ اپنے ٹائم پہ ہوتے ہیں اور الیکشن جو ہوتے ہیں وہ قتل و غارت کے لئے نہیں ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے ایک پوائنٹ اٹھایا ہے کہ میں آپ کی کرسی کی، چاہے اس کرسی پہ کوئی

بھی بیٹھ جائے میں آپ کے کرسی کی جو ہے تو وہ ہمیشہ عزت کروں گی لیکن مجھے اگر کسی نے دھمکانے کی کوشش کی یا مجھے کسی نے گالی نکالنے کی کوشش کی تو یہ پھر دیکھ لیں کہ اگر ان میں، اس میں دیر وجوں کا اگر خون ہو گا تو مجھ میں اور کرزیوں کا خون ہے اور میں روی صاحب سے بھی کہتی ہوں کہ روی صاحب اپنے آپ میں رہے، اپنے آپ میں رہے۔

جناب سپیکر: یہ Outside the House کوئی آپ کی بات ہوئی ہے ہاؤس میں نہیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکرزئی: آرام سے آپ لوگ بیٹھ جائیں کہ اگر لیاقت بولا تو میں یہاں پہ ابھی آپ کے سامنے بیٹھ جاؤں گی۔ لیاقت کو اگر آپ نے ٹائم دیا تو یہ حال ہے کہ یہ مجھے کہتا ہے کہ بکواس مت کرو۔

جناب سپیکر: اس بات کو میرے خیال میں، آپ تشریف رکھیں۔ جی کامران صاحب، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): سر!۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: لیاقت No، ایسے بات بڑھے گی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: آپ لوگ بیٹھے رہیں۔ سر، نگہت اور کرزئی صاحبہ ہماری سینیئر ہیں۔ ان کو اس بات کا پتہ ہے کہ ہم بہت زیادہ Regard کرتے ہیں ان کی اور وہ ان کا حق بھی ہے ہر ممبر کا حق ہے لیکن سر، ایک پارلیمانی پارٹی کے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: میں میں بات کرتا ہوں نا؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! اس کو بات کرنے دیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): آپ ذرا حوصلے سے سن لیں کیونکہ ایجنڈا چلانا ہے۔ آگے ایجنڈے کو لیکر چلنا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی فلور ان کے پاس ہے آپ مہربانی کریں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر، سپیکر صاحب، ایک پولیٹیکل پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہو رہا ہے اور اس میں میڈم آئی اور غصے سے انہوں نے باتیں کیں اور Reaction آنا بالکل نیچرل تھا۔ میری صرف یہ Submission ہے کہ اگر میڈم کے Concerns ہیں وہ آپ تک پہنچائے۔ یہ فلور بات کرنے کے لئے ہے۔ ایک پولیٹیکل پارٹی کی اپنی میٹنگ ہو رہی تھی۔ ہم سر، ہم سر! آئے، لیٹ آئے نہ آئے، یہاں پہ سارے فورمز موجود ہیں یہ طریقہ نہیں ہے کہ میٹنگ میں آئیں اور پھر وہ اس طریقے سے Strong arm کرنے کی کوشش کریں۔ اس پہ Protest اس سائیڈ سے بنتا تھا کہ جی اگر خدا نخواستہ کوئی اور زیادہ بدمزگی ہوتی تو اس کا ذمہ دار کون ہوتا۔ یہ اس طریقے سے نہ ہم اسمبلی کی بے توقیری کرتے ہیں نہ اس، آپ ہماری سینیئر ہیں، آپ خاتون ہیں آپ کی Respect فرض ہے لیکن یہ طریقہ نہیں ہے۔ یہاں سے اگر کل کو کسی اور پولیٹیکل پارٹی کی میٹنگ ہوئی اور لوگ گھس گئے تو یہ بدمزگی مزید بڑھے گی۔ سر، اس پہ آپ نے ایکشن لینا ہے۔ پولیٹیکل پارٹی کی میٹنگ میں دوسرے لوگ اگر جائیں گے یا کسی کے جلسے میں جائیں گے یہ Overall culture ٹھیک نہیں ہے سر، تو یہ میری وہ ہے Already۔

Mr. Speaker: Thank you.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions hour, Questions hour-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! تشریف رکھیں پلیز۔ کوسچن نمبر 12646، مس شگفتہ ملک صاحبہ، کوسچن نمبر 12646، شگفتہ ملک صاحبہ۔ Lapsed۔ کوسچن نمبر 12709، میڈم نگہت یاسمین صاحبہ، نگہت یاسمین اورکزئی، مس نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، کوسچن نمبر 12709۔

* 12709 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر کھیل و ثقافت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع اورکزئی (سابقہ فاٹا) محکمہ سپورٹس، کلچر ٹورازم میوزیم آرکیالوجی اینڈ یوتھ آفیئرز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) گر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کل کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف)

جی نہیں۔ محکمہ ثقافت کو حکومت کی طرف سے ثقافتی سرگرمیوں کے لئے ضلع کرم کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے تاہم موجودہ طور پر صرف ایک منظور شدہ AIP Scheme جو کہ ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم شدہ اضلاع خیبر پختونخوا کے نام سے موجود ہے۔

ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوا

جی ہاں شعبہ سیاحت میں ضلع اورکزئی کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس کے منصوبے کی منظوری پی ڈی ڈبلیو پی نے 12 اکتوبر 2020 کو دے دی ہے۔

نظامت ٹورسٹ سروسز خیبر پختونخوا

نظامت ٹورسٹ سروسز کے تحت کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

نظامت کھیل ضم شدہ اضلاع

جی ہاں یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع اورکزئی (سابقہ فاٹا) محکمہ کھیل ثقافت ٹورازم میوزم آرکیالوجی اینڈ یوتھ آفیئرز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

نظامت امور نوجوانان خیبر پختونخوا

جی ہاں۔

نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر خیبر پختونخوا

نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر کے تحت کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) نظامت ثقافت خیبر پختونخوا

(1) ترقیاتی ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم شدہ اضلاع کے لئے ٹوٹل 690 ملین رقم مختص کی گئی ہے اور برائے مالی سال 21-2020 کے لئے 100 ملین رقم مختص کی گئی ہے۔

(2) محکمہ ثقافت کو ترقیاتی ثقافتی سرگرمیاں برائے ضم شدہ اضلاع خیبر پختونخوا کے لئے 20 ملین ریلیز کیا گیا ہے۔

(3) محکمہ ثقافت خیبر پختونخوا نے ضلع اورکزئی میں اب تک کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا۔

ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوا

(1) محکمہ سیاحت کے لئے کل 240 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(2) کوئی نہیں۔

(3) کوئی نہیں۔

<u>نظامت ٹورسٹ سروسز خیبر پختونخوا</u>

نظامت ٹورسٹ سروسز کے تحت کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

<u>نظامت کھیل ضم شدہ اضلاع</u>

(1) مذکورہ محکمے کے لئے موجودہ حکومت نے کل 74.53 ملین فنڈز اے ڈی پی سے اور 43.33 ملین اے آئی پی سے مختص کئے۔

(2) محکمے کو 40.629 ملین فنڈز اے ڈی پی سے اور 8.00 ملین اے آئی پی سے ریلیز کئے گئے۔

(3) محکمے نے 21.049 ملین فنڈز اے ڈی پی سے اور 8.00 ملین اے آئی پی سے تاحال مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے انعقاد اور سپورٹس کے میدان کی تعمیر پر خرچ کئے ہیں۔

<u>نظامت امور نوجوانان خیبر پختونخوا</u>

(1) اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ آف یوتھ آفیئرز نے اے آئی پی سکیم "Youth Development Package and Establishment of Youth Facilities for Merged Areas" کے تحت نئے ضم شدہ قبائلی علاقہ جات کے نوجوانوں کے لئے تین سالوں کے لئے 3000 ملین روپے کی رقم مختص کی ہے۔

(2) موجودہ مالی سال کے لئے 250 ملین روپے ریلیز کئے گئے۔

(3) مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر مذکورہ فنڈ سے کوئی رقم خرچ نہیں ہوا۔

- کورونا وباء اور سٹیرنگ کمیٹی کی عدم تشکیل۔

<u>نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر خیبر پختونخوا</u>

نظامت آثار قدیمہ اور عجائب گھر کے تحت کوئی فنڈ خرچ نہیں کیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ مجھے افسوس ہے کہ کابینہ میں ایک اورکزئی منسٹر بیٹھا ہوا تھا اور آج اورکزیوں کا یہ حال ہے کہ جو مجھے میرے سپلیمنٹری کوسچن پہ ہر جگہ پہ آپ کہتے ہیں کہ نا کہ مطلب To the point بات کریں۔ تو اس میں ہر جگہ لکھا ہوا ہے فنڈ مختص ہوا، فنڈ لگا نہیں، کمیٹی بنی نہیں کورونا کی وجہ سے۔ کیا کورونا کی وجہ سے چیف منسٹر ہاؤس بند ہو

گیا تھا؟ کیا کورونا کی وجہ سے سپیکر ہاؤس بند ہو گیا تھا؟ کیا کورونا کی وجہ سے تمام منسٹران کے دفاتر بند ہو گئے تھے؟ کیا کورونا کی وجہ سے میرے قبائل کے لئے سب چیزیں جو ہیں وہ بند ہو گئی تھیں؟ کیا کورونا کی وجہ سے یہ اسمبلی نہیں چل رہی تھی کہ ایڈوائزری کمیٹی نہ بن سکے اور ایڈوائزری کمیٹی نہ بننے سے میرے ٹرائبل لیکن یہ ٹرائبل جو ہیں یہ ایسے ہی مصنوعی ٹرائبل بیٹھے ہوئے ہیں، جتنے بھی یہاں پہ اورکزئی کے Tribe بیٹھے ہوئے ہیں سب مصنوعی ٹرائبل ہیں۔ کوئی آدمی اٹھ کے یہ بات نہیں کہتا ہے کہ اورکزئی کا فنڈ کہاں گیا؟ سب بینکوں میں پڑا ہوا ہے اور اس پہ منافع خوری ہو رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں، منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: مجھے اگر آج جواب نہ ملا جناب سپیکر، آج میرا دماغ بالکل آؤٹ ہے۔ آج میرا دماغ بالکل آؤٹ ہے اور میں آپ کو یہ بتادوں کہ مجھے اگر میرے قبائل کا جب بھی میں سوال پوچھتی ہوں مختص ہو گیا ہے، لگے نہیں ہے، یہ وجہ ہو گئی ہے یہ وجہ ہو گئی ہے۔ کھیل کے گراؤنڈ کو آپ کے، آپ کے لیڈر کا وژن تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں Thank you۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تہ بیا خپلہ لاڑ شہ چې تہ پاگل ئې۔

<u>Mr. Speaker</u>: Kamran Bangash Sahib responds please.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: سر! میڈم نے جو کوسچن پوچھا ہے ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہوا ہے کچھ سیکٹرز میں فنڈز ہیں کیونکہ انہوں نے سارے سیکٹرز کی بات کی ہے۔ میڈم آپ Answer سن لیں آپ مطمئن ہو جائے گی، آپ مطمئن ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ جواب سن لیں، ذرا تشریف رکھیں تھوڑا سا۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میں، اگر ان کے Concerns ہیں اور چونکہ ہماری۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! تشریف رکھیں، پھر آپ کا پوائنٹ آگیا۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم</u>: ہماری خیبر پختونخوا حکومت کی سب سے Utmost priority پہ قبائلی اضلاع ہیں اور جو Backward اضلاع ہیں تو ان کے اگر اورکزئی قبیلے اور اس کو سچن کے حوالے سے Concerns ہیں کہ ادھر جو فنڈز مختص ہوئے تھے وہ لگے نہیں ہیں تو ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ یہ کوسچن سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے وہاں پہ یہ تفصیل میں ان کو دیکھیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہو گیا انہوں نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ میرا صرف اورکزئی Concern نہیں ہے، اورکزئی Concern نہیں ہے مجھے ہر جو بھی قبائل کا فاٹا کا اس کا مطلب ہے کہ فاٹا کے ساتھ یہ گورنمنٹ Sincere ہی نہیں ہے۔ فاٹا کے ساتھ یہ صرف مذاق ہو رہا ہے فاٹا کو اپنے ساتھ ملا کے ان کے فنڈوں کو جو ہے تو وہ بینکوں میں رکھ کے اس پہ سود خوری ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کل کا بھی، کل کا کوئسچن بھی جو ہے تو آپ لوگوں نے روکا ہے میں بالکل مجھے یہی پہ جواب دیں، مجھے یہی پہ جواب دیں۔ میں کمیٹی میں نہیں جاؤں گی مجھے یہیں پہ جواب دیں خرچ کیوں نہیں ہوا؟ آپ لوگوں کے لیڈر کا وژن ہے۔ آپ لوگوں کے لیڈر کا یہ مطالبہ ہے کہ ہم نے اتنے گراؤنڈز بنانے ہیں، ہم نے اتنے گراؤنڈز بنانے ہیں۔ کووڈ کی وجہ سے ابھی تک انکوائری کمیٹی کیوں نہیں بنی؟

جناب سپیکر: دیکھیں نگہت بی بی! میری میری عرض سنیں۔ منسٹر صاحب نے جو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے وہ آپ کو دے دیا ہے۔ اب جن ڈیٹیل میں آپ جاتی ہیں کہ کیوں نہیں لگا، اس کی Reason انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ آپ کمیٹی میں لے جائیں اور وہاں اس کو پوری طرح ڈیپارٹمنٹس آجائیں گے اور ایک ایک چیز کا وہاں حساب کتاب ہو جائے گا۔ تو میں، میرے خیال میں اس سے بہتر تو کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ جی کامران صاحب!

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر! وہ میڈم آج پتہ نہیں کیا کچھ کھا کے آئی ہیں اتنا غصے میں ہیں۔ ان کا مطالبہ یہی ہوتا کہ یہ کمیٹی میں بھیج دیں میں نے ان کے مطالبے سے پہلے کہہ دیا کہ کمیٹی میں بھیج دیں تو یہ اب کہہ رہی ہے کہ نہیں یہاں پہ کر دیں۔ تو یہ تو وہی بات ہوئی کہ میں نہ مانوں۔ ہم کہتے ہیں کہ کمیٹی بھیج دیں آپ کہتی ہیں کہ نہیں یہاں پہ کریں۔ یہاں پہ آپ کو جواب آیا تو آپ کہتی ہیں کہ کمیٹی بھیج دیں۔ آپ نے اورکزئی کی بات کی ہے آپ نے اورکزئی قبیلے کی بات کی۔ اسی لئے میں نے یہ Specific بات کی ہے۔ یہ کوئسچن اورکزئی کے حوالے سے تو بھیج دیں کمیٹی اگر نہیں بھیجنا چاہتیں اگر آپ کہتی ہیں کہ نہ بھیجیں تو ہم نہیں بھیجتے ہم ووٹنگ کر دیتے ہیں اس کے اوپر۔ آپ بتائیں۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لئے۔ منسٹر صاحب نے کہا کہ اس سوال کو کمیٹی بھیج دیں اور نگہت بی بی کہتی ہیں کہ مت بھیج دیں۔ اصل بات کیا ہے کہ کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ اگر کوئی سوال کمیٹی میں چلا جاتا ہے تین تین سال پڑا ہوتا ہے۔ کوئی بھی فیصلے کمیٹی میں نہیں ہو رہے ہیں آپ نے جو چیئرمین بنائے

ہیں ہمارے اس پہ کوئی تحفظات نہیں ہیں لیکن آپ اپنی کمیٹیوں کے کارگزاری کو دیکھیں کہ کمیٹیاں کیا کر رہی ہیں۔ تین تین چار چار مہینے میں تو کمیٹی کی ایک میٹنگ نہیں ہوتی اور ادھر منسٹر صاحب اٹھ کے کہتے ہیں کہ آپ سوال کمیٹی میں بھجوادیں۔ اس کو جواب ادھر ملنا چاہیئے کیونکہ میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ اس پہ کچھ فیصلہ کرلے گا اور ہم آپ کو کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کی جتنی بھی کمیٹیاں ہیں اس میں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ Thank you Sir۔

<u>جناب سپیکر:</u> میٹنگز تو بہت زیادہ ہوتی ہیں سٹینڈنگ کمیٹیز کی اور اجلاس کے دوران بھی ہوتی ہیں۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، اپوزیشن لیڈران اور آنریبل ممبرز ہمیں حل بتائیں۔ یہ تو پارلیمانی نظام یہی ہے کہ اگر آپ کو کسچن سے مطمئن نہیں ہیں تو آپ ہی کے ادھر ہر کو کسچن پہ تو آپ کی یہی ڈیمانڈ ہوتی ہے آج آپ کو یہ بات لگی کہ جی، اگر آج ہم نے Agree کر لیا تو آپ کہتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں فعال نہیں ہیں۔ ہر کو کسچن پہ تو آپ کا یہی مطالبہ ہوتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔ آج ہم آپ کو کہہ رہے ہیں۔ چلیں نہ بھیجیں ہم نہیں کرتے وہ۔ سر، ووٹ کر دیں۔ سر، پلیز ووٹ کر دیں اس کے اوپر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! آخری بات کر لیں آپ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی۔ جناب سپیکر! میں نے سن لیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو آپ مہربانی کرا کریں کہ ان کو Interpret نہ کیا کریں۔ You are the Custodian of the House، ہمارے لئے بھی ویسے ہی محترم ہیں جیسے کہ ان کے لئے محترم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب کل میں کمیٹی کے لئے کہہ رہی تھی تو انہوں نے کمیٹی میں نہیں بھیجا آج میں احتجاجاً جو ہے ٹھیک ہے اورکزئی یہاں پہ تین چار بیٹھے ہوئے ہیں جن کو میں مصنوعی اورکزئی سمجھتی ہوں حالانکہ مصنوعی اورکزئی میں ہوں کیونکہ میں بہت مدت پہلے وہاں سے ٹرانسفر ہو کے یہاں پہ آچکی ہوں لیکن یہ Basically جو بھی بیٹھا ہوا ہے اور خاص طور پہ جو کہ کیبنٹ میں بیٹھ کے اپنے اورکزئیوں کے لئے آواز نہیں اٹھا سکا، میں اس کو نہیں سمجھتی کہ اس نے اورکزئی Tribe کا جو ہے تو خیال رکھا ہے۔ اس نے جو ہے تو صرف اپنی من مانی کی ہے اور اس نے اورکزئی بالکل، اس لئے میں نہیں سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ نگہت بی بی! میری بات سنیں۔ یہاں اورکزئی نان اورکزئی کی بات نہیں ہوتی اور نہ ہی کرنی چاہیئے۔ یہ اس علاقے کی بات ہو رہی ہے ٹھیک ہے نا۔ تو جو بھی اس علاقے سے اورکزئی ہے وہ

اور کزئی ہے۔ ابھی کیا کروں میں آپ نگہت بی بی! مجھے بتائیں فائنل بتائیں کہ منسٹر صاحب نے دونوں آپشنز آپ کو دے دی تھی کمیٹی میں بھیج دیں یا ووٹ کریں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you. (قہقہہ)

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that Question No. 12709 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: No.

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے 'Yes' کا بھی کہا ہے۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker:</u> Those who are not in favour may say 'No'.

<u>Members:</u> No.

(Applause)

<u>جناب سپیکر</u>: کاؤنٹ کریں جی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میری بات سن لیں۔ انہوں نے خود اپنے پارلیمانی نظام کو ایک دھکا دے کر اپنے منسٹر کو بے عزت کر دیا جس نے کہا ہے کہ کمیٹی کو بھجوائیں۔ مجھے نہ کمیٹی میں بھجوانا ہے نہ مجھے اس پہ ووٹنگ کروانی ہے۔ اور کزئی والوں! سن لو یہ پی ٹی آئی والے تم لوگوں سے کھیل رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن نمبر 12753، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، نہیں ہیں، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 12993، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 12993 _ <u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں کی ضلع وار تعداد اور ان میں قیدیوں کی گنجائش کیا ہیں تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) صوبہ بھر میں قائم ڈسٹرکٹ اور سنٹرل جیلوں میں قید خواتین قیدیوں کی ضلع اور جیل وار تعداد کیا ہے؛

(ج) اس وقت Merged اضلاع میں زیر تعمیر سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں کی تعداد اور ہر جیل میں مرد و خواتین قیدیوں کی گنجائش کیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں کی تعداد ان میں قیدیوں کی گنجائش اور ان جیلوں میں قیدیوں / حوالاتیوں کی مکمل تفصیل جھنڈا پر لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) صوبہ بھر کے جیلوں میں مقید خواتین (قیدیوں / حوالاتیوں) کی تفصیل جھنڈا (ب) پر لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ج) (i) ضم شدہ اضلاع میں (سب جیلوں) کی کل تعداد پندرہ ہیں۔ ان جیلوں کی تفصیل بمعہ گنجائش جھنڈا (ج) پر لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ii) علاوہ ازیں ضم شدہ اضلاع میں فی الوقت کوئی سنٹرل یا ڈسٹرکٹ جیل زیر تعمیر نہیں ہے تاہم ان مذکورہ ہر ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول کے لئے نشاندہی کی جارہی ہے۔ زمین کے حصول کے بعد عنقریب تعمیری کام شروع کر دیا جائے گا۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال کیا تھا اس کے جواب کے جو اعداد و شمار مجھے فراہم کئے گئے ہیں وہ انسانی حقوق کے حوالے سے کافی تشویشناک ہیں، خاص طور پر صوبہ بھر کے سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں میں گنجائش سے کئی گنا زیادہ قیدی رکھے گئے ہیں اور بعض جیلوں میں تو صورتحال انتہائی ابتر ہے۔ اس لئے کہ جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ سنٹرل جیل پشاور میں قیدیوں کی کل گنجائش دو ہزار آٹھ سو بیس ہے جبکہ اس وقت جیل میں ایک سو انتالیس قیدی، تین ہزار ایک سو انتالیس قیدی رکھے گئے ہیں یعنی کہ گنجائش سے تین سو انیس قیدی زیادہ ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ کی حالت تو سب سے تشویشناک ہے اس لئے یہاں پر ایک سو ستر قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت جیل میں چھ سو پچپن قیدیوں کو رکھا گیا ہیں یعنی کہ گنجائش سے چار سو پچانوے قیدی زیادہ ہیں۔ اسی طرح تین سو قیدیوں کی گنجائش والے ڈسٹرکٹ جیل تیمرگرہ میں چار سو تیس قیدیوں کو رکھا گیا ہیں اور یہ جیل خود جیلخانہ جات کے منسٹر صاحب کے حلقے میں واقع ہے جہاں پر گنجائش سے ایک سو تیس قیدی زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ لکی مروت جیل میں صرف چھیانوے قیدیوں کی گنجائش ہے اور اس وقت یہاں پر دو سو تریالیس قیدی موجود ہیں اور تین سو دو قیدیوں والے ڈسٹرکٹ جیل سوات میں اس وقت

پانچ سو باسٹھ قیدیوں کو ٹھونسا گیا ہیں اور بد قسمتی سے یہ ہمارے محترم چیف منسٹر صاحب کے ضلع کا حال ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو کافی تشویشناک صورتحال اس لئے ہے کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ اکثریت جو جیلوں میں قیدی ہوتے ہیں اس میں زیادہ تر بے گناہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! سپلیمنٹری کریں نا، Answer تو آگیا یہ سارا۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> یہ جو ساری میں نے آپ کو تفصیلات بتائیں یہی سپلیمنٹری ہے کہ اس میں جو گنجائشیں ہیں جیلوں کے اندر اس کی تعداد تو مجھے جواب میں فراہم کی گئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میر کلام صاحب سپلینٹری۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> Thank you جناب سپیکر۔ نارتھ وزیرستان میں ہمارا اپنا جیل ابھی تک ہے نہیں۔ Merged Districts، یہ Setup ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہوا تو بنوں کے جیل کے ساتھ ہمارے لوگ وہاں پہ آتے ہیں، اس کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس میں بنوں کی بھی اپنی آبادی زیادہ ہے اور نارتھ وزیرستان بالکل Directly اس پر Burden آئے تو جب تک نارتھ وزیرستان میں اپنا جیل نہیں بنایا جاتا۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی حکومت سے کہ بنوں جیل کو Facilitate کر کے کہ نارتھ وزیرستان اور بنوں کے دونوں علاقوں کے لوگوں کو Facilitate کریں۔ Thank you جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! میرا بھی سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، ابھی میر کلام نے جو بات کی ہے کہ بنوں میں، تو بنوں میں تو Already دو سو کی گنجائش ہے اور آٹھ سو لوگ وہاں پر پہلے سے انہوں نے مطلب رکھے ہوئے ہیں کہ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وزیرستان میں، اس کا حل یہ ہے کہ ایک الگ جیل بنائی جائے اور اس میں تمام قیدیوں کو رکھا جائے اور وہ جو پرانی جیل ہے اور وہ جو نئی جیل بن رہی تھی اس کا کیا ہوا کیونکہ یہاں پر بھی پشاور میں بھی جو ہے تو Extra قیدی ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، انہوں نے جیلوں کو جو نیا فنڈ دیا، انہوں نے ایسی لوکیشن کی ہے کہ ان کو ایسی چیزیں دی ہیں جن کی ان کو ضرورت نہیں ہے۔ کون پتہ نہیں جواب دے رہا ہے؟

جناب سپیکر: کوئی دے دے گا۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا۔ اگر میں مثال دوں ملاکنڈ جیل کو انہوں نے بہت ساری چارپائیاں دی ہیں ادھر پڑی ہوئی ہیں جو خراب ہو رہی ہیں۔ تو اگر یہ ایسی چیزیں دے رہے ہیں ان کو ضرورت نہیں ہیں اور وہ ویسے ہی خراب ہو رہی ہیں تو وہ چیزیں دینے کے بجائے اگر ان کو فنڈ دیا اور ان کو ایسی جگہ پہ لگایا جائے کہ اس سے اس کی ضرورت کی دوسری چیزیں خریدی جائیں تو میرے خیال میں اس سے بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔ تو ہماری نوٹس میں آئی ہے کہ ایسی چیزیں دی گئی ہیں کہ وہ ادھر گل سڑ رہی ہیں اس کا کوئی فائدہ ان کو نہیں ہو رہا تو ان چیزوں کو نوٹ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Shafiullah Khan Sahib, Minister for Prison.

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات): Thank you سپیکر صاحب۔ معزز رکن اسمبلی محترمہ حمیرا خاتون صاحب کا کوسچن ہے کہ پورے Province میں سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیل کتنے ہیں، اس میں Prisoners کی Capacity کتنی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس چھ سنٹرل جیل ہیں۔ اس نے پوچھا ہے پشاور، ہری پور، ڈی آئی کے، بنوں، مردان اور کرک میں ہیں۔ اس میں قیدیوں کی جو Capacity ہے Authorized capacity یہ سات ہزار نو سو گیارہ ہے اور Present population اس میں ہے سات ہزار نو سو چھیاسٹھ، 54/55 قیدیوں کا فرق ہے اتنا زیادہ نہیں بنتا ہے۔ دوسرا اس کا کوسچن ہے کہ Province میں ٹوٹل ڈسٹرکٹ جیل کتنے ہیں اور کہاں ہیں۔ ٹوٹل ہمارے ڈسٹرکٹ جیل آٹھ ہیں جو ایبٹ آباد، مانسہرہ، کوہاٹ، تیمرگرہ، بونیر، لکی مروت، چترال اور سوات میں ہیں۔ اس میں Authorized capacity دو ہزار پانچ سو بیس ہے جبکہ موجودہ Population دو ہزار آٹھ سو اٹھاسی ہے، اپنے سے تین سو اڑسٹھ واقعی زیادہ ہے۔ تیسرا ان کا جو کوسچن ہے جیلوں میں، سنٹرل جیلوں میں خواتین کی تعداد کا پوچھا ہے۔ تو ٹوٹل ہے تین سو چون Authorized capacity موجود ہے ایک سو سات۔ ڈسٹرکٹ جیلوں میں Authorized capacity ہے ایک سو سات جبکہ موجودہ چالیس ہیں ٹوٹل ایک سو سات ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس کچھ جیلوں میں ضرورت سے زیادہ قیدی ہیں میں مانتا ہوں۔ بنوں میں ہیں، کوہاٹ میں ہے لکی مروت میں اور نوشہرہ اور صوابی

میں ہے لیکن اتنا زیادہ نہیں ہے کئی ہمارے جیل بن رہے ہیں۔ فیز ٹو پشاور شروع ہے اس میں بہت سارے Settled ہوں گے کوہاٹ کا جیل عنقریب بننے والا ہے وہاں بھی چھ سو قیدیوں کی گنجائش ہو گی۔ وہاں ہم میرے خیال میں ایک مہینے میں وہاں ہم شفٹ کر لیں گے تو اتنی زیادہ تعداد باقی نہیں رہے گی مناسب رہے گا۔ تیمر گرہ میں پہلے تعداد زیادہ تھی لیکن جب سوات کا جیل بنا تو وہاں کے Prisoners شفٹ ہوئے، ابھی وہاں کی تعداد مجھے زیادہ نہیں لگتی ہے، برابر ہے۔ وزیرستان کا پوچھا میں پوچھ لوں گا نارتھ وزیرستان کا۔ وہاں پہ ہمارے کچھ Interment centre بھی ہیں اور سب جیل بھی ہے۔ Newly merged areas میں پندرہ ہمارے سب جیل ہیں جس میں Authorized capacity زیادہ ہے جبکہ موجودہ پاپولیشن بہت کم ہے بہر حال ان کا جو بھی کوئسچن ہے آ کے میرے ساتھ ڈسکس کریں، میں جاؤں گا میں ڈسکس کر لوں گا جہاں بھی یہ بھی مشورہ دیں ان شاء اللہ میں اس پہ عمل کروں گا۔ تھینک یو۔

<u>Mr.Speaker</u>: Thank you

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن توجہ اسی طرف دلانی ہے کہ قیدیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ایک تو اگر اس پہ کام ہو جائے کہ اس کا Data collect ہو اور جو اس طرح کے قیدی ہوں کہ چھوٹے موٹے جرائم کی شکل میں وہاں پہ پڑے ہوئے ہیں تو بجائے اس کے کہ فنڈز اگر ان چیزوں میں استعمال ہو رہا ہے تو اس وہ مثبت جگہ پہ استعمال ہو اور قیدیوں کی گنجائش کے لئے کچھ انتظامات بھی کرائے جائیں۔ سپیکر صاحب، تھوڑی سی ایک یہ بات کرنی تھی کہ جو بل ابھی پیش ہو رہا ہے تو اس کی اردو کی کاپی ہمیں نہیں ملی اور اب پھر یہ مسئلہ ہو گا کہ ہمارے پاس اردو کی کاپی نہیں ہے اور جب ہم امنڈ منٹس جمع کرتے ہیں تو وہاں سے بات آتی ہے کہ آپ لوگوں نے لیٹ جمع کیا ہے جبکہ ہمارے پاس ابھی میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا وہ کہہ رہے ہیں کہ جمعہ تک بھی اس کی کاپی کے آنے کا کوئی امکان نہیں ہے جبکہ بل ابھی ٹیبل ہونے والا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا پوائنٹ تھا آپ کا۔ وہ تو بل ٹیبل ہو چکا ہے اسی کی بات کر رہی ہیں نا آپ جو ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیرز والا ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر، یہ ہوتا ہے کہ جب ٹیبل ہو جاتا ہے بل تو ظاہر ہے اس کی تو وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ہدایت کرتا ہوں ڈیپارٹمنٹ کو کہ Passage stage پہ تب آئے گا جب آپ اردو ٹرانسلیشن اس کی ہمیں تمام ممبرز کو Provide کریں گے (تالیاں) ورنہ اس کو میں ایجنڈے پہ نہیں لاؤں گا تو لہذا ہوم ڈیپارٹمنٹ کو کامران بنگش صاحب یا آصف خان صاحب آپ بتادیں کہ اس بل کی اردو ٹرانسلیشن نہیں ہے اور اس کے اوپر رولنگ ہے پہلے سے۔ تو بھیجیں تاکہ پھر اس کو ایجنڈے پہ لائیں گے جب تک وہ نہیں بھیجیں گے ہم ایجنڈے پہ نہیں لاسکیں گے۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب! بڑے عرصے بعد آئے ہیں آپ اسمبلی میں اور بات چیت جیل کی ہو رہی ہے۔

جناب محمود احمد خان: Thank you جناب سپیکر۔ یہ وزیر صاحب کی یا ایڈوائزر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ جناب سپیکر، ترند صاحب جب وزیر جیلخانہ جات کے ایڈوائزر تھے، ٹانک آئے تھے اور انہوں نے ٹانک جیل کا خود وزٹ کیا تھا، میں ساتھ تھا جناب سپیکر صاحب۔ وہ اس پہ جو حال ہے نا جناب سپیکر صاحب، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں کوئی کس کے جرم میں ہوگا، کوئی معمولی کوئی بڑا لیکن جناب سپیکر صاحب، کم از کم جو انسان کی بنیادی سہولت ہوتی ہے۔ ترند صاحب نے خود دیکھا ہے جناب سپیکر، دو کمرے، تین کمرے، وہ چھت بھی جناب سپیکر، سارا کچھ پانی اس سے آرہا تھا، نہ پانی کا انتظام اور Overcrowded تھا۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ ہے کہ کم از کم جو انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس کو تو پورا کریں۔ ترند صاحب نے اس ٹائم وعدہ بھی کیا تھا کہ میں نیا جیل اے ڈی پی میں ڈالوں گا لیکن اس کی ابھی منسٹری چینج ہو گئی یہ تائید کریں گے ٹانک کا انہوں نے خود وزٹ کیا تھا۔ مسعود الرحمان ساتھ تھے۔ جناب سپیکر، یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب کو کہ کم از کم جو بنیادی سہولتیں ہیں وہ تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب نے ادھر نام لے لیا کہ کرک میں سنٹرل جیل ہے۔ میں اس فلور پہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کرک میں سنٹرل جیل کا صرف بورڈ لگا ہوا ہے نہ اس کو ابھی تک سٹاف ملا ہے نہ Accommodation ملی ہے۔ براہ مہربانی جب سنٹرل جیل لسٹ میں آگیا تو اس کا سٹاف بھی ملنا چاہیئے کیونکہ پچھلے دور میں اس کو سنٹرل جیل کا وہ دیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس کو سٹاف نہیں دیا گیا۔ دوسری بات انہوں نے یہ کی کہ کوہاٹ میں جیل بن رہا ہے اس کے لئے کہ نیا جیل ہنگو میں بھی بن رہا ہے،

کوہاٹ جیل پرانا ہے اس کی توسیع ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، اس لئے کوہاٹ سنٹرل جیل ہے اس میں Interment centre بھی ہے اور قیدیوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے ان لوگوں کو۔ بالکل ایک ایک کمرے میں دس کے بجائے چالیس، پچاس لوگ رہتے ہیں۔ ذرا ان باتوں کی وضاحت چاہوں گا اگر سنٹرل جیل کرک کو Facilitate کیا گیا تو پھر بنوں جیل پہ بھی لوڈ کم پڑے گا اور کوہاٹ پہ بھی لوڈ کم پڑے گا۔ اس کی وضاحت چاہیئے۔

Mr. Speaker: Shafiullah Khan Sahib, Minister for Prison.

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات): شکریہ سپیکر صاحب۔ ابھی ہماری وزٹ سٹارٹ ہے جی جہاں جہاں ضرورت پڑتی ہے ہم اس کمی کو دور کریں گے اور ایم پی اے صاحب کا جو کوئسچن ہے میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کروں گا اور کوئی اس کا Positive ہم حل نکال لیں گے۔ میں میاں نثار گل صاحب کا کوئسچن ہے کہ کرک جیل کو Facilities provide نہیں ہیں جو ہونی چاہئیں۔ سٹاف بھی نہیں ہے اور باقی سہولیات کا بھی فقدان ہے۔ میں ایک میٹنگ بلالوں گا میاں نثار گل صاحب کو بھی بٹھاؤں گا اور اس کا بھی کوئی ہم Positive حل نکال لیں گے۔ میں Agree کرتا ہوں جہاں جہاں ضرورت ہے ان شاء اللہ اس کمی کو ہم Slow and gradually دور کریں گے۔ Thank you۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جیلوں میں کچھ لوگ معصوم ہوتے ہیں کچھ ملزم ہوتے ہیں کچھ مجرم ہوتے ہیں لیکن سارے انسان ہوتے ہیں۔ تمام جیلوں کے وزٹ کریں اور جہاں بھی سہولتوں کا فقدان ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں On humanitarian ground یہ بھی ہماری ذمہ داری بنتی ہے تو یہ بہت ضروری ہے تاکہ جو قیدی ہیں ان کو وہ چیزیں مل سکیں جو کہ ان کا بنیادی ایک انسان کا حق بنتا ہے۔ صلاح الدین صاحب کوئسچن نمبر 12807، Lapsed (Not present)۔ میں ایک ریکویسٹ بھی کرتا ہوں کہ دیکھیں یہ کوئسچن بڑے عرصے بعد آپ کے پھر آتے ہیں جواب آتے ہیں، Documents آتے ہیں۔ اگر کسی آنریبل ممبر کا ایجنڈے پہ آپ کو پتہ ہوتا ہے کہ ہر دن مخصوص ہے ہمارا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے لئے اور ممبرز کو پتہ ہوتا ہے کہ آج میرے کوئسچنز ہیں۔ اگر وہ نہیں آسکتے کسی وجہ سے، مجبوری ہو سکتی ہے تو سیکرٹریٹ کو بتادیں تاکہ ہم ایجنڈے پہ ان کے کوئسچنز نہ لائیں بجائے اس کے کہ وہ Lapse میں چلے جاتے ہیں اور جتنی اس کے اوپر Exercise ہوئی ہوتی ہے ڈیپارٹمنٹ کی، وہ ساری ضائع ہو جاتی ہے۔ خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 12839، Lapsed۔ سراج الدین صاحب کوئسچن نمبر 13125، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 13099، عنایت اللہ خان صاحب۔

* 13099 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے کے حکومتی رولز آف بزنس میں ترامیم لازمی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نو سال گزرنے کے باوجود یہ ترامیم نہیں کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک اس قانونی سقم کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت و ثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام ترامیم جو خیبر پختونخوا رولز آف بزنس 1985 میں ہو چکے ہیں وہ گزیٹڈ نوٹیفکیشن کی صورت میں خود بخود شامل کئے گئے ہیں اور تمام صوبائی حکومتی اداروں کے سرکاری معاملات ان کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں نے RoBs کے حوالے سے سوال کیا تھا کہ Eighteenth Constitution Amendment کے بعد RoBs اندر Changes لازمی تھیں تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے اس میں Changes بھی کر دی ہیں اور نوٹیفکیشن کا حوالہ بھی دیا ہے، اس لئے میں آئین کی آرٹیکل 129 کو پڑھتا ہوں اور اسی کی Light میں پھر سپلیمنٹری کوسچن کرتا ہوں۔ “Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister.”۔ تو اس آرٹیکل کے تحت جو ایگزیکٹیو اتھارٹی ہے وہ چیف منسٹر اور اس کی کیبنٹ یعنی منسٹرز جو ہیں وہ ایکسر سائز کرتی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ کیا ایگزیکٹیو اتھارٹی آپ کی Changed RoBs کے تحت منسٹرز ایکسر سائز کر رہی ہیں یعنی اگر آپ کے RoBs کے تحت منسٹرز ایگزیکٹیو اتھارٹی ایکسر سائز کر رہی ہے تو پھر تو درست ہے اگر نہیں ہے تو آپ نے مجھے غلط جواب دیا ہے۔

Mr. Speaker: Who will respond?

(Interruption)

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر، انہوں نے Eighteenth Amendment کے حوالے سے جو کوسچن کیا ہے کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے کے حکومتی رولز آف بزنس میں ترامیم لازمی ہے اور یہ انہوں نے کوسچن پوچھا۔ Basically یہ ہے کہ جو Eighteenth Amendment کے بعد Functionss ہمارے ذمے آئے تھے اس کے مطابق رولز ریگولیشن وہ سارے کچھ بن چکے ہیں، اسی کے تحت ہمارے صوبے کے ادارے چل رہے ہیں۔ تو یہ اس کی طرف سے بھی جواب ہے اور باقی تو ان کو اگر چاہیئے تو یہ جو امنڈمنٹس ہو چکی ہیں جس شیڈول کے اندرون سے لیکر سیون تک، وہ میرے پاس موجود ہیں اگر ان کو چاہیئے اگر اور کوئی ڈیٹیلز چاہیئے وہ بھی بتادیں۔

جناب سپیکر: ان کا Specific کوسچن ہے سپلیمنٹری۔ Specific کوسچن ہے سپلیمنٹری۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اس کے علاوہ کچھ ہے؟

جناب سپیکر: ہاں، Specific کوسچن ہے۔

جناب عنایت اللہ: چاہیئے یہ کہ ایگزیکٹیو اتھارٹی آرٹیکل 129 کے تحت چیف منسٹر اور His cabinet یعنی His Ministers exercise کریں گے، تو کیا آپ کی نئے RoBs کے تحت ایگزیکٹیو اتھارٹی منسٹرز کے پاس ہے اس وقت صوبے کے اندر؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: یہ بحث چلی تھی سر، شروع میں جب ہم آئے تھے اس پر کافی بحث چلی تھی کہ یہ منسٹر کو کر دیا جائے یا سیکرٹریز کو کر دیا جائے تو وہ ایشو ہے ابھی، یہ کچھ لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ منسٹروں کے حوالے ہو جائے کچھ، لیکن یہ ہم نے یہ ایگزیکٹیو اتھارٹی نہیں ہے بلکہ صرف جو جو، جہاں سے مالی معاملات شروع ہوتے ہیں وہ اختیارات جو ہیں وہ ہم نے نہیں لئے ہیں وہ ہم نے چھوڑے ہیں ڈیپارٹمنٹس کو، تو یہ ہم لینا بھی نہیں چاہتے صحیح بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں تو ریکویسٹ کروں گا کہ یہ بڑا Important سوال ہے، اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں اس پر دیکھیں میٹنگ کریں، Deliberations کریں کمیٹی کے اندر، اس پہ Deliberations کریں۔ اس کو دیکھیں اگر حکومت سمجھتی ہے کہ سیکرٹریز ایکسرسائز کریں اس میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے کوئی راستہ پھر نکالنا ہو گا کیونکہ Constitution میں یہ

آرٹیکل جو ہے یہ Binding ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں اس پر Deliberations کی ضرورت ہے آپ اس کو سٹینڈنگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں منسٹرز خود بھی نہیں چاہتے یہ پاور لینی ہے۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں اس پر ڈیبیٹ تو کرنے دیں نا؟

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ سیکرٹریز اینڈ منسٹرز۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر، سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیج دیں۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹی کا تعلق ہے بالکل بھیج دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے وہاں پر بالکل بحث ہو جائے کوئی ایشو نہیں ہمیں۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سر۔ سر، دیکھیں یہ کوئی عنایت اللہ صاحب کی کوئی خواہش نہیں ہے، یہ ایک Constitutional matter ہے، باقاعدہ Constitution کا انہوں نے ریفرنس دیا ہے اس سے پہلے میں دو تین دفعہ گزارش کر چکا ہوں، Federal Legislative List PART II وہ Change ہو چکی ہے Eighteentn Amendment کے بعد اور میں ایک چیز اکثر Quote کرتا رہتا ہوں کامران صاحب کو میں نے بتائی اس بات پر، Entry six میں All regulatory bodies جتنی بھی ہیں Established under the Federal law وہ جو ہیں Federal Legislative List PART II میں آ چکا ہے جو کہ سی سی آئی کا مینڈیٹ ہے، یہ Space ہم لوگ جو ہیں، ہمیشہ جب کوئی ایشو آتا ہے تو ہم کہتے ہیں یہ فیڈرل ایشو ہے حالانکہ وہ ہماری Shared responsibility ہے Province کی اور Federal کی، تو اس طرح کی Constitutional matters ہیں جن میں RoBs کی بڑی ضرورت ہے، میرے خیال میں اس کو وہاں پر ہم ایک ڈسکشن لیں اور اس میں تھوڑی سی Changes لے آئیں چونکہ Constitutional باتیں ہیں یہ نہیں ہے کہ بھئی یا شوکت صاحب کہیں گے جو ہم نہیں لینا چاہتے یا ہم لینا چاہتے ہیں۔ These are Constitutional matters that should be dealt according to the Constitutional matters.

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib! Final words, please.

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: فی الحال تو میں نے جواب دے دیا ہے کہ اگر ان کو یہ بھیجنا چاہتے ہیں کمیٹی میں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بات ختم۔

Mr. Speaker: Committee, okay, okay. Is it the desire of the House that the Question No. 13099 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 13099 referred to the concerned Committee. Sobia Shahid Sahiba, lapsed, Question No. 13219، ان کا ثوبیہ شاہد صاحبہ کا۔ کوسچن نمبر 13220، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 13220 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں 2013 سے 20-2019 تک کتنے نئے ہسپتال منظور ہوئے ہیں اس کی تفصیل سالانہ وار حلقہ وائز فراہم کی جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ کیا نئے ہسپتال آبادی کی بنیاد پر منظور کئے جاتے ہیں، اگر کئے جاتے ہیں تو منظور ہونے والے ہسپتالوں کے علاقوں کی آبادی بمعہ سال 2015 سے 2019 تک ان ہسپتالوں کی سالانہ او پی ڈی کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جواب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں سال 2013 سے 20-2019 تک 23 ہسپتالوں کی منظوری دی گئی ہے جس کی حلقہ وار تفصیل لف ہے۔ نئے ہسپتال ضرورت کی بنیاد پر منظور کئے جاتے ہیں۔ منظور شدہ پالیسی کے مطابق 2500 افراد کے لئے ایک بستر کا معیار رکھا گیا ہے۔ کاپی منسلک ہے۔ 2015 سے 2019 تک ان ہسپتالوں کے سالانہ او پی ڈی رپورٹ کاپی منسلک ہے۔ مزید یہ کہ

1. 2003 سے 2007 تک 31 ہسپتال منظور ہوئے ہیں جو کہ سب فعال ہیں۔
2. 2008 سے 2013 تک 3 ہسپتال منظور ہوئے ہیں جس میں دو فعال ہیں۔
3. 2014 سے 2018 تک 8 ہسپتال منظور ہوئے ہیں جو سب کے سب فعال ہیں۔
4. 2019 سے 2020 تک 13 ہسپتال منظور ہوئے ہیں جس پر تیزی سے کام جاری ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہیلتھ کے حوالے سے میرا سوال تھا اور انہوں نے تفصیل سے تو جواب دے دیا ہے لیکن میری اس میں Suggestion یہ ہے کہ جو 07-2003 تک 31 ہسپتال منظور ہوئے ہیں جو کہ سب فعال ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں یہ سیریل

نمبر 22 پہ یہ کٹیگری ڈی ہاسپیٹل واڑی ہے اس کے پانچ بنگلے ابھی تک سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ہیلتھ کے حوالے نہیں کئے ہیں۔ 04-2003 کے بنے ہوئے بنگلے ابھی تک انہوں نے حوالے نہیں کئے ہیں، وہ اس لئے کہ ٹھیکیداروں نے پیسے نکلوائے ہیں وہ Incomplete ہیں ڈیپارٹمنٹ اس لئے اسے نہیں لیتے کہ وہ کام کمپلیٹ نہیں ہے، سی اینڈ ڈبلیو والے کہتے ہیں ہم نے کام پورا کیا ہے۔ اسی لئے میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ فیصلہ ہو جائے کہ ہمارے جو پانچ بنگلے نامکمل ابھی تک پڑے ہیں۔ اس وقت عنایت اللہ صاحب منسٹر تھے، یہ اس وقت کی بات ہے 04-2003 کی ابھی تک وہ حوالہ نہیں ہوئے۔ لہذا میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ یہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس پر فیصلہ ہو سکے سر۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بیٹنی صاحب۔ سپلیمنٹری۔ ذرا سپلیمنٹری ہے بیٹنی صاحب کا، جی بیٹنی صاحب۔ محمود بیٹنی صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: Thank you جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں نے بجٹ سپیچ میں بھی ریکویسٹ کی تھی جھگڑا صاحب کو جس طرح صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے اسی طرح سر، ٹانک میں ایک ہی ہاسپیٹل ہے سی کیٹیگری، اس کا جو ہاسٹل یا جو بنایا انہوں نے ڈاکٹرز کے لئے میں نے تو جھگڑا صاحب کو ریکویسٹ کی کہ آپ خود آ جائیں سر۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی پچھلے مہینے دو پہلے یا دس دن پہلے دو دفعہ Death ہوئی جناب، ادھر ڈاکٹر تو بالکل ہوتا ہی نہیں اور جو ہاسٹل بنا ہے نا جناب سپیکر، آپ حیران رہ جائیں گے کہ پتہ نہیں یہ کیا چیز بنی ہوئی ہے۔ پانی اس سے اوپر آتا ہے سب کچھ اس کا، ہاسپیٹل پورے ڈسٹرکٹ ٹانک میں ایک ہے اور ساؤتھ بھی اس کے ساتھ Related ہے، ایف آر بھی Related ہے، ڈاکٹرز کا تو بالکل نام و نشان بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یہ ریکویسٹ ہے میری منسٹر صاحب سے کہ کم از کم ایک ہی ہاسپیٹل ہے، وہاں پر جو ڈاکٹرز ہیں یا نرس ہیں اس کی تو کبھی کم از کم منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ یہ تو پوری کریں یا خود آ کر وزٹ کر لیں جس دن بھی یہ کہیں میں ساتھ چلا جاؤں گا جناب سپیکر، ان کو دکھا دیں گے، کم از کم یہ جو روز احتجاج ہوتا ہے یہ مسئلہ تو نہیں ہو گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Taimour Saleem Jhagra Sahib, honorable Minister for Health.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب کی ریکویسٹ ہے میرے خیال میں یہ Justified ہے، یہ جو بلڈنگ کی Completion ہے ہونا تو چاہیئے کہ یہ ایک سسٹم کے تحت ہو جب یہ

زیادہ آتے ہیں ایسے دو تین کیسز ہیں، افسوس ہے میرے خیال میں یہ Coordination issues کمیٹی میں جانا چاہیئے تاکہ یہ Resolve ہو اور یہاں سے سروس ڈیلیوری آئے۔ جو ٹانک میں ایشو ہے میں ایم پی اے صاحب کے ساتھ جو ہے وہ Take-up کر لوں گا اور ہم اس کو Resolve کر دیں گے۔ ٹانک کا بڑا Important ہاسپیٹل ہے جو ساؤتھ وزیرستان کو بھی Catch-up کرتا ہے۔ میں علیحدہ سے ان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر ہم Immediate action لیں گے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13220 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 13220 referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12646 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شانگلہ میں تعینات پولیس جرائم کے خاتمے کے لئے دن رات سرگرم عمل رہتی ہے جبکہ مذکورہ ضلع کے تمام پولیس اسٹیشنوں میں پولیس اہلکاروں کے لئے ضروری سامان بھی دستیاب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع میں کتنے پولیس اسٹیشنز ہیں، ہر پولیس اسٹیشن میں پولیس گشت کے لئے کتنی موبائلز، رائیڈرز سکواڈ و دیگر ضروری سامان دستیاب ہے؛

(ii) ہر پولیس اسٹیشنز کو سالانہ کتنی رقم دی جاتی ہے گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ضلع میں موجود پولیس اسٹیشنوں کے لئے کتنا سامان درکار یا زیر غور ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ:

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں تعینات پولیس جرائم کے خاتمے کے لئے دن رات سرگرم عمل رہتی ہے۔ مذکورہ ضلع میں تمام پولیس اسٹیشنوں میں پولیس اہلکاروں کے لئے ضروری سامان دستیاب ہے۔

(ب) (i) مذکورہ ضلع میں ٹوٹل 11 پولیس اسٹیشنز ہیں، ہر پولیس اسٹیشن میں پولیس گشت کے لئے جملہ 18 موبائلز04رائیڈرز سکواڈ، اسلحہ اور دیگر ضروری سامان کی تھانہ وائز تفصیل لف ہے۔

(ii) افسران بالا کی طرف سے حسب ضرورت مختلف ہیڈز میں فنڈز ضلع کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں، موجودہ پولیس اسٹیشنز ہائے میں ساز و سامان کی کسی کمی نہیں ہے ضرورت کی بنیاد پر افسران بالا سے ڈیمانڈ کی جائے گی۔

12753 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں کل رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ میڈیکل کالجوں کی تعداد کتنی ہے؛

(ب) میڈیکل کالجوں میں طلباء کی فیسوں کی سمسٹر، سالانہ اور مکمل میڈیکل تعلیم کے لئے کتنی حد مقرر کی گئی ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) نیز یہ بھی بتایا جائے کہ کیا صوبے کے تمام میڈیکل کالج طلباء ڈگریوں اور میڈیکل کورسز کی فیس حکومت کے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق لے رہے ہیں؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ میڈیکل/ڈینٹل کالجوں کی کل تعداد 31 ہے جن میں سے 14 میڈیکل/ڈینٹل کالجز سرکاری سطح پر قائم ہیں جبکہ 17 نجی سطح پر موجود ہیں۔

(ب) سرکاری میڈیکل/ڈینٹل کالجوں کی حکومت خیبر پختونخوا کی منظور کردہ سالانہ فیس اوپن میرٹ کے لئے -/23,370 روپے ہے اور سیلف فنانس کے لے -/4,13,209 روپے مقرر کی گئی ہے جبکہ پرائیویٹ میڈیکل /ڈینٹل کی سالانہ فیس پاکستان میڈیکل کمیشن کی مقرر کردہ فیس کے مطابق -/950,000 روپے بطور ٹیوشن فیس اور -/50,000 ہزار روپے بطور ایڈمیشن فیس مقرر کی گئی ہے۔

(ج) صوبہ بھر کے تمام سرکاری اور نجی میڈیکل / ڈینٹل کالجز میں طلباء سے میڈیکل ڈگریوں اور میڈیکل کورسز کی فیس حکومت اور پاکستان میڈیکل کمیشن کے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق لے رہے ہیں۔

12807 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Health state that:

(a) Recently Doctors are being transferred at large scale, what is the policy for these transfers;

(b) Whether these transfers are need & rationale based, if so, may I please be provided all the relevant details?

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance & Health): (a) Yes, Doctors have been transferred on need and rationalization basis while keeping in view the shortage of Doctors in District at Primary Health Care level.

(b) As mentioned above. The details of various cadre Doctors transferred on need basis rationalization are as follows:

Specialist Cadre Doctors	208
Medical Officers	188
Management Cadre/General Cadre/Dental Surgeon=	119
Total:	515

12839 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنر خیبر پختونخوا نے وائس چانسلر خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے نام مراسلہ No.11/GS/6(10)6/2021/2981-84 تحریر 22 فروری 2021 جاری کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ مراسلہ کیوں لکھا گیا تھا، اس کی وجوہات کیا تھیں، مراسلے پر کتنا عمل ہوا اور کیا اقدامات اٹھائے گئے، مکمل تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کریں؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی نہیں۔ مذکورہ مراسلہ KMU یونیورسٹی میں ٹریس نہیں ہوا۔

(ب) جیسا کہ ضمیمہ الف میں درج ہے۔

13125 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں عالمی وباء کورونا کی تیسری لہر سے اب تک ضلع وار کتنے افراد متاثر اور کتنے افراد جاں بحق ہوئے ہیں؛

(ب) صوبہ بھر میں کورونا سے متاثرہ افراد کے علاج کے لئے ضلع وار کتنے ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولیات دستیاب ہیں۔ ان ہسپتالوں کے نام اور ان میں کورونا مریضوں کے لئے مختص بیڈز کی تعداد کیا ہیں، نیز اب تک ان ہسپتالوں سے صحتیاب ہونے والے مریضوں کی تعداد کیا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) کورونا کی تیسری لہر کے دوران کل 68332 کورونا کے مریض رپورٹ ہوئے جن میں 2340 مریض وفات پائے۔ ان کی تفصیل منسلک ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں کورونا مریضوں کے لئے 48 ہسپتال مختص کئے گئے ہیں جس کی تفصیل منسلک ہے۔ مزید برآں ان ہسپتالوں میں اب تک کورونا کے 32751 پازیٹیو مریض (Confirmed cases) صحت یاب ہو چکے ہیں جن کی تفصیل بھی منسلک ہے۔

13219 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی پی ایچ آئی (PPHI) کا معاہدہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کب اور کتنے عرصے کے لئے کیا گیا تھا؛

(ب) مذکورہ منصوبہ شروع ہونے سے لے کر اب تک اس کے لئے وفاقی اور بیرونی مالیاتی اداروں نے کتنے فنڈز دیئے۔ یہ فنڈز کن مدات میں استعمال کئے گئے اور آیا اس کی جانچ پڑتال کا کوئی طریقہ کار موجود ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) حکومت خیبر پختونخوا محکمہ صحت اور SRSP/PPHI کے ساتھ پہلا معاہدہ 2006 میں کیا گیا تھا جس کے مطابق دیہی علاقوں میں پرائمری ہیلتھ کیئر کی سروسز کو بہتر بنانا تھا اور صوبے کے مختلف اضلاع میں BHUs اور ڈسپنسریز PPHI کے حوالے کی گئی تھیں۔ اس کے بعد جنوری 2013 میں محکمہ صحت کے ساتھ اس معاہدے کی تین سال کے لئے تجدید کی گئی اور تیسری بار مزید جون 2018 تک توسیع دی گئی جو کہ مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ ہے۔

(ب) PPHI نے کسی بین الاقوامی ادارے سے کسی قسم کا فنڈ نہیں لیا ہے تاہم وفاقی حکومت نے 917 ملین روپے انتظامی بجٹ PPHI کو جاری کئے گئے تھے۔ یہ فنڈز انتظامی اخراجات، انتظامی ملازمین کی تنخواہیں، مراکز صحت کی مرمت اور ان کی تکنیکی عملے کے لئے ہارڈ ایریا الاؤنسز FMO پراجیکٹ اور صحت کی خدمات کی فراہمی کے لئے دیا جاتا تھا۔ SRSP جو کہ کمپنی آرڈیننس 1984 کے تحت رجسٹرڈ تھا اور کمپنی قانون کے مطابق اس کا آڈٹ میسرز KPMG جو کہ Chartared Accountant Firm سے منسلک تھا باقاعدگی کے ساتھ آڈٹ کیا جاتا تھا۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Janab Bilawal Afridi Sahib for today; Shafiq Sher Afridi Sahib for today; Muhib Ullah Khan Sahib for today; Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib for today; Munawar

Khan Sahib for four days 31st August to 3rd September; Haji Anwar Hayat Khan MPA for four days 31st August to 3rd September.

قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے؛ آصف خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Ikhtiar Wali Sahib MPA, to please move his privilege motion No. 158 in the House. Mr. Ikhtiar Wali.

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ آنریبل سپیکر۔ Speaker Sahib, before I present this privilege motion میں اتنا کہوں گا کہ واپڈا کی طرف سے کچھ عجیب سے حالات بنے ہوئے ہیں۔ یہ جتنا یہ گرمی کا سیزن گزرا ہے اس میں اتنے حالات خراب ہو گئے تھے کہ ایک ایک علاقے میں اٹھارہ اٹھارہ، بیس بیس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ رہی، نظام پور، شیدو، خیر آباد، اکوڑہ، نوشہرہ، امان گڑھ، خٹ کلے، بدرشی، رسالپور، رشکئی اور پھر اس پشاور ویلی کے تمام علاقوں میں یہاں پر جو لوڈ شیڈنگ کے حالات تھے بہت خراب تھے اور عجیب بات پھر یہ ہے اس سے زیادہ ستم ظریفی یہ تھی کہ ان سے رابطہ کریں تو یہ رابطہ بھی نہیں کرتے، ان سے فریاد کریں تو یہ لوگوں کی فریاد بھی نہیں سنتے اور ان تک رسائی بھی مشکل ہو گئی تھی، یہ چیف ایگزیکٹیو صاحب ان کے ساتھ ایک لمبی Chat ہے میری، لیکن ایک میسج کا جواب انہوں نے تین چار مہینے میں دینا گوارا نہیں کیا، فون وہ نہیں سنتے، فون سن لیں تو بات نہیں کرتے، ملاقات کے لئے وقت نہیں دیتے ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House please.

جناب اختیار ولی: یہ تمہید اسلئے باندھنی پڑی جناب سپیکر، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تحریک استحقاق لانا ایک ایم پی اے کے پاس میرے خیال میں بالکل آخری گولی ہوتی ہے اس کے بعد کچھ نہیں ہوتا So, I am constraint to present this privilege motion before the House.

میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ کئی مہینوں سے ضلع نوشہرہ اور بالخصوص میرے حلقہ نیابت میں واپڈا کی طرف سے ناروا لوڈ شیڈنگ اور بجلی سے متعلق کئی مسائل کے سلسلے میں پیسکو چیف سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے بات تک گوارا نہیں کی اور نہ ہی انہوں نے ملاقات کا ٹائم دیا۔ بالکل آخری بار ان سے جب بات ہوئی تو انہوں نے ملنے سے

صاف انکار ہی کر دیا جس سے نہ صرف میرا بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے پاس اگر آپ ریفر کر دیں تو I will be very thankful.

Mr. Speaker: Who will respond? Shoukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر، واپڈا سے واقعی لوگ ہر جگہ ستائے ہوئے نظر آتے ہیں، کوئی ایسا حلقہ نہیں ہو گا جس میں ہم یہ کہیں کہ جی واپڈا والے بہت اچھا کر رہے ہیں، مشکلات بھی ہیں پریشانیاں بھی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کا کوئی Solution نکالیں، حل نکالیں اور واپڈا میں Basically اس وقت جو ہیومن ریسورس ہے اس کی بہت بڑی Shortage ہے وہ بھی پوری ہونی چاہیئے کیونکہ پشاور شہر جیسے علاقے میں جو لوگ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں، اس میں بھی ابھی پوسٹیں خالی ہیں۔ تو میں بالکل ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، میرے بھائی ہیں اگر انہوں نے پریویلج لائی ہے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ضرور کمیٹی میں جائے تاکہ ان کو ہم بلا سکیں ان سے ہم پوچھ سکیں کہ ایک ایم پی اے اور کیا کر سکتا ہے سوائے اس کے کہ وہ فون کرلے اپنے پیسکو چیف سے یا، تو یہ جو خدا بنے بیٹھے ہیں میرے خیال سے ان کو لگام دینی چاہیئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Privilege Committee.

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Item No. 06, Mr. Ahmad Kundi Sahib MPA, to please move his adjournment motion No. 339 in the House.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ کئی دہائیوں سے پڑوسی ملک افغانستان کے جو جنگی حالات ہیں اور حالیہ دنوں میں جو ڈرامائی صورتحال پیدا ہو گئی ہے اور پڑوسی ملک افغانستان سے امریکی اور نیٹو افواج کا اچانک انخلاء اور طالبان کے وہاں پر کنٹرول سے اس خطے کی جو صورتحال بن رہی ہے جس

سے ہمارے مملکت خداداد پاکستان پر کئی حوالوں سے اثرات مرتب ہوں گے جیسا کہ مہاجرین کی آمد اوران سے بننے والے معاشی اور دیگر مسائل، بارڈر پر سیکورٹی کی صورتحال اور دیگر عوامل کے اثرات پر تفصیلی بحث کے لئے اس تحریک التواء کو منظور کیا جائے تاکہ اس پر تفصیلی بحث کی جاسکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)</u>: جو صورتحال بنی ہے افغانستان کے اندر اور جو ابھی تک ہم Expect کر رہے تھے کہ کتنے لوگ آئیں گے، کتنے نہیں آئیں گے، کس طرح ان کے ساتھ، تو ہم تو افغانستان کے ساتھ وہاں جو بھی صورتحال بنتی ہے پاکستان ضرور اس سے متاثر ہوتا ہے، اگر وہاں امن ہوتا ہے تو یہاں بھی امن ہوتا ہے اگر وہاں کے معاملات خراب ہوتے ہیں تو یہاں ضرور اس کا اثر پڑتا ہے تو بالکل میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اس کو ضرور منظور کیا جائے ہم اس پہ بحث کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker:</u> ‘Call Attentions’: Item No. 07. Sammar Haroon Bilour Sahiba. (Not present) Lapsed. Abdul Ghaffar Sahib MPA, to please move his call attention notice No. 2080 in the House.

<u>جناب عبدالغفار</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں جو کال آٹینشن پیش کرتا ہوں اس میں آپ کی رولنگ بھی ہے، آپ نے ایک دو دفعہ رولنگ بھی دی ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ قانون وانسانی حقوق کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ملازمتوں میں کلاس فور کی آسامیاں مقامی لوگوں کو دی جاتی ہے لیکن محکمہ قانون وانسانی حقوق نے لوئر کوہستان میں کلاس فور کی آسامیوں پر غیر مقامی دوسرے اضلاع کے افراد کو بھرتی کیا جس سے نہ صرف حکومتی پالیسی کی نفی کی گئی بلکہ مقامی لوگوں کے حق پر ڈاکہ ڈالا گیا

جس سے لوگوں میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت مذکورہ بھرتیوں کو منسوخ کر کے قواعد کے مطابق مقامی لوگوں کو بھرتی کیا جائے۔

Mr. Speaker: Ji who will respond?

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ان کا Genuine point ہے لیکن سر، ایک میں وضاحت کرنا چاہوں گا کچھ ڈیپارٹمنٹس ہیں جو Devolved departments اور کچھ Non-devolved departments ہیں جو Non-devolved departments ہیں سر، ان کو ہم زونل اور ڈویژنل کوٹہ سسٹم کے تحت جو ہے اس میں بھرتی ہوتی ہے لیکن میں پھر بھی سر، ان کا یہ کیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Take-up کر کے ان کو تسلی بخش ان شاء اللہ ان کی تسلی کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: حافظ عصام الدین صاحب! سپلیمنٹری۔ حافظ عصام الدین صاحب!

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، موجودہ توجہ دلاؤ نوٹس میں کلاس فور کی بات کی ہے جناب سپیکر صاحب، پورا KP اور خصوصاً پھر ضم اضلاع انتہائی پسماندگی کا شکار ہیں اور پھر ساؤتھ وزیرستان جو کئی سال دو دہائیوں سے مسلسل آپریشنوں کی جگہ رہی ہے تو وہاں بھی ابھی ہم نے خصوصاً مجھے میرا جو حلقہ ہے ہمیں اس صورتحال کا سامنا ہے کہ کلاس فور میں میری قوم اور میرے حلقے کا حصہ نہیں دیا جارہا ہے۔ ابھی میری منسٹر صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اس میں جوان کا محکمہ ہے اس میں ہمارے جو ساؤتھ وزیرستان کے جو کلاس فور ہیں اس میں میرے حلقے کے جو کلاس فور ہیں جتنے بنتے ہیں وہ ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ اس کے علاوہ وائلڈ لائف میں بھی تقریباً 82 سے کچھ اوپر پوسٹیں ہیں ہماری تو اس میں بھی ہمارے حلقے کا خیال رکھا جائے۔ اس کے علاوہ ایگریکلچر میں بھی ہمیں ہر موقع پر یہ شکایت آرہی ہے کہ کلاس فور میں بھی باہر سے لوگوں کو لایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کا بھی پوائنٹ آگیا، اس میں میں کوئسچن سمجھ کے میں نے آپ کو ٹائم دے دیا تھا یہ کال اٹینشن ہے سپلیمنٹری کوئسچن میں ہوتی ہے کال اٹینشن میں نہیں ہوتی۔ بہر کیف منسٹر صاحب نوٹ کر لیں ان کا پوائنٹ جو ہے اور جو بھی کلاس فور ہیں اس علاقے کے اس کے بارے میں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹرانسپلانٹیشن ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) مجریہ 2021کازیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08, 'Consideration of the Bill': The Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken in to consideration at once.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance & Health): Mr. Speaker! I wish to move that that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken in to consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2021 may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ Favour میں ہیں اپنے بل کے؟ (ہنستے ہوئے) And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Miss Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA to please move her amendment in Clause 2 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرے پاس امنڈمنٹ نہیں ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: امنڈمنٹ دیں جی نگہت بی بی کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس میں ہے؟

جناب سپیکر: ہوگی اس میں Desktop پہ ہوگی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جی تھینک یو۔

جناب سپیکر: مل گئی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دیکھ رہی ہوں یہ ایک تو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری جو امندمنٹ ہے یہ وہی ایک جس کو بار بار میں اس میں آپ سے ریکویسٹ بھی کرتی ہوں اور منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتی ہوں ابھی عینک بھی کہیں چلی گئی ہے غصے کے مارے کہیں وہ بھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ عورتوں کے متعلق یہ ہے Empowerment کے لئے ہے اور اس میں میں نے کہا ہے کہ I Nighat Yasmeen Orakzai to move that in Clause 2, in para (a), for the word "clause", the word "clauses" may be substituted, the word "and" appearing at the end of proposed clause (g-i) may be deleted and thereafter, the following new clause (gii) may be added, namely,-

"(g-ii) one female Member of the Provincial Member Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, nominated by the Speaker;"; " and"

جناب سپیکر صاحب، وہی بات کل جو میں نے کی تھی کہ یہ امنڈمنٹس میں اس لئے لے کر آتی ہوں کہ وومین جو ہیں تو Empower ہوں اور اس اسمبلی کی جو عورتیں ہیں وہ Empowerment کے لئے آئیں۔ Although کہ میری تقریر پہ یا میری زبان پہ کوئی اثر نہیں ہے کاش کہ میری کوئی زبان میں اثر ہوتا اور جن عورتوں کے لئے میں بول رہی ہوں وہ خود اٹھتیں اور وہ کہتیں کہ ہاں جی ہمیں یہ امنڈمنٹ چاہیئے لیکن میں کیا کروں کہ کونسی زبان ایسی استعمال کروں کہ مطلب جس پہ کہ ان کے دل پہ اثر ہو یہ کرسیاں آنی جانی ہیں پتہ نہیں کل میں یہاں پہ ہوں گی نہیں ہوں گی کل یہاں پہ یہ لوگ ہوں گے نہیں ہوں گے لیکن ہم نے ایک نئے راستے کی طرف جانا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اس گورنمنٹ کا ایک ویژن تھا کہ ہم عورتوں کو Empowerment میں لائیں گے ہم یوتھ کو جو ہے تو وہ آگے لے کر آئیں گے ہم جو ہے تو تمام طبقات کو آگے لے کر آئیں گے تاکہ ایک معاشرہ بنے اور ایسا معاشرہ بنے جو ریاست مدینہ کی طرف جائے لیکن ابھی تو مجھے لگتا ہے کہ ریاست مدینہ کی طرف ہمیں رخ دکھا کے ہمیں کوفہ کی طرف موڑ دیا گیا ہے لیکن اس میں جناب سپیکر، میں آپ سے Help چاہوں گی۔ دیکھیں آپ کی آئینی کرسی ہے باقی یہ سب لوگ وہی کریں گے جو ان کا ڈیپارٹمنٹ ان کو کہے گا۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ اپنی خواتین جو یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہیں اپوزیشن میں ہیں اور یہ جو آتی ہیں امنڈمنٹس میری یہ ان خواتین کے لئے ہوتی ہیں کیونکہ ہم اپوزیشن کو کوئی نہیں پوچھتا میں ان کی Empowerment کے لئے بات کرتی ہوں تو یہ اٹھیں نا، ان کو کون نکالے گا پارٹی سے کیا آپ کو لوگ

پارٹی سے نکال دیں گے اگر آپ اٹھیں گی اپنے حق کے لئے آپ لوگوں کو اٹھنا چاہیئے آپ لوگوں کو سپیکر سے بات کرنی چاہیئے آپ لوگوں کو چیف منسٹر سے بات کرنی چاہیئے ہمارا حق اتھے رکھ۔ تو جناب سپیکر، صاحب یہ میری امنڈمنٹ ہے۔

Mr. Speaker: Ji Minister Sahib! Respond please.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر! میڈم نگہت اورکزئی نے بڑے جوش اور جذبے سے تقریر کی اور خواتین کے Rights کے بارے میں میں یقین دلاتا ہوں ان کو کہ ہم ان سے زیادہ جو ہے وہ سپورٹ کرتے ہیں لیکن یہ ہے Medical Transplantation Regulatory Authority کا جو یہ Mode ہے اس میں کوئی Female member کا یہ This is a technical body اور تو اس پہ کوئی Female member کا یا اس کا کوئی وہ نہیں Females اس میں ضرور آئیں لیکن This is not necessary اور وہ صرف جو ہے وہ اس کو Politicize کرے گا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو ریکویسٹ کریں نا Withdraw کرنے کی۔ جی نگہت بی بی۔

وزیر خزانہ وصحت: تو جی میں ان کو نہ صرف ریکویسٹ کرتا ہوں بلکہ جس جذبے سے یہ Champion کر رہی ہیں خواتین کے Role کو ان کو یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ساتھ بیٹھیں ہم نے بہت بجٹ جو ہے وہ رکھا ہے تاکہ ہم Identify کریں کہ کیسے Women empowerment کے لئے اس کو Spend کریں تو اس سے میں زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بالکل Withdraw کر لوں گی لیکن جناب سپیکر صاحب، اس میں جو ٹرانسپلانٹ کی بات ہوئی ہے تو اس میں مردوں کے بھی ٹرانسپلانٹ ہوتے ہیں اور اس میں عورتوں کے بھی ٹرانسپلانٹ ہوتے ہیں اور بڑی معذرت کے ساتھ میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی میں پہلے سے آپ سے معافی مانگ لیتی ہوں کیونکہ یہ بات ذرا ان کو بری لگے گی کہ اس میں انہوں نے جو کہا کہ ٹیکنیکل لوگ ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میرے آنریبل منسٹر جو ہیں یہ خزانے پہ پورا پورا اثر رکھتے ہیں یہ کیونکہ ان کے پاس ایک اپنے خزانے کی یعنی جو فنانس کی ایک ڈگری ہے وہ ان کو بہت زیادہ معتبر کرتی ہے لیکن کیا میں پوچھ سکتی ہوں آپ ڈاکٹر ہیں کیا آپ ٹیکنیکل چیز کو سمجھتے ہیں NO تو پھر اگر ایک عورت اگر اس میں ایسی آجاتی ہے جو آپ کے یا آپ اپنی عورتوں کو برابر نہیں لانا چاہتے یا آپ اپنی فیمیل کو برابر نہیں لانا

چاہتے یا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی فیمیل برابر ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اس دن بھی یہاں پہ بات ہوئی تھی لیکن میں نے ہر چیز پہ Compromise کر لیا لیکن عورتوں کی بات پہ جب آتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے اپنے آنریبل بڑے Respectable ہیلتھ منسٹر سے اور فنانس منسٹر سے یہ گزارش کروں گی کہ اس میں جو ہے تو اس کو مان لیں تاکہ اس کو ہم آگے چلنے کی کوشش کریں تو اگر آپ مان لیں تو مہربانی ہوگی نہیں مانیں گے تو میں Withdraw کر لوں گی مجبوری ہے کیونکہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب!

<u>وزیر خزانہ و صحت:</u> بات کرتے ہیں ایک تو انہوں نے پوچھا جو ہے وہ Competence کا کہ جو ہے کسی بھی منسٹر کی Competence ہے وہ کیا ہے میں تو اسی لیے Insist کر رہا ہوں یہ MTRA میں منسٹر یا سیکرٹری بھی کیونکہ دونوں جو ہیں وہ ٹیکنیکل لوگ نہیں ہوتے وہ نہیں بیٹھے تو اسی لئے اس میں جو ہے کسی ایم پی اے کا کام نہیں ہے بلکہ میں آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں ایک اس دن اسی کے لحاظ سے ایک ڈاکٹر ہے جو ٹرانسپلانٹ کرتا ہے بڑا Famous جو ہے وہ یہاں پہ سرجن ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ ان کو غلطی سے یہ MTRA سے خط بھیجا گیا تھا کہ لوکل ایم پی اے سے سائن لیں تو میں نے کہا یہ اس میں ایم پی اے کے سائن کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے تو اس پراسیس کو تو ہم Depoliticize کرنا چاہتے ہیں۔ جو نگہت بی بی نے بات کی اس کو Positively لیتے ہیں انہوں نے Already offer کی جس چیز پہ ہمیں Separately کام کرنا چاہیئے کہ یہ جو Transplantations ہوں گے کہ ہم کوشش کریں کہ دیکھیں کہ اس میں Let's say fifty percent transplantation خواتین کو ہوں کیونکہ اصلی کام یہ ہے کہ Transplantation جو ہے وہ اس کی Equitable opportunity مردوں کو اور خواتین دونوں کو ملے، وہ ابھی امنڈمنٹس میں نہیں ہیں، اس پہ کام کرتے ہیں۔ میں ریکویسٹ دوبارہ سے کرتا ہوں کہ امنڈمنٹ کوئی فرق جو ہے وہ نہیں کرتا اور اس کو Withdraw کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میری آخری کوشش پھر بھی ہوگی کیونکہ آپ کے پاس تین ڈاکٹرز ممبرز یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہیں بہر حال آپ نہیں کرنا چاہتے آپ نے نہیں مان رہے ہیں حالانکہ تین ڈاکٹرز آپ کے پاس بیٹھی ہوئی ہیں لیکن میں Withdraw کر لیتی ہوں۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. The question before the House is that the Original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Mr. Inayatullah Khan Sahib MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir! I beg to move that in Clause 3, in the proposed sub-section (1), for the words "as he may determine", the words "as may be prescribed by rules" may be submitted.

سر، یہ جوانہوں نے ایڈمنسٹریٹر والا Clause add کیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ:

"There shall be an Administrator of the Regulatory Authority, who shall be appointed by the Chief Minister on the recommendation of Health Department on such terms and conditions as he may determine."

یہ لاء جو ہے یہ بڑی مطلب Delicate قسم کا Subject ہے اور اس میں Drafting کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور ایک ایک Comma کی ایک ایک لفظ کی Consequences ہوتے ہیں عموماً لاز کے اندر چیف منسٹر جو ہے وہ Terms and conditions طے نہیں کرتا ہے وہ رولز کے ذریعے سے Prescribed ہوتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ اس کو بھیجتی ہیں اور چیف منسٹر Ultimately appoint کرتا ہے، وہ اتھارٹی ہوتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی بھی لاء کے اندر میں نے نہیں دیکھا ہے کہ کسی کے Appointment کے Terms and conditions جو ہے وہ چیف منسٹر طے کرے گا۔ اس لئے میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس کو Review کریں۔ اگر Simply یہ بھی لکھیں کہ اس سے He ہٹادیں تو یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر رولز پہ Prescribe کا معاملہ نہیں کرتے تو صرف یہ He ہٹا دیں، Automatically پھر ڈیپارٹمنٹ کے پاس اختیار آ جائے گا، ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ Terms and conditions طے کرے گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سر، یہ ہم نے ڈسکس کیا ہے، مجھے Departmental recommendations نہیں نظر آ رہی ہے افسوس سے اور میں یہ کہوں گا لیکن میرے خیال میں عنایت صاحب کے کہنے میں وہ وزن ہے Because I think جو بھی پراسیس ہے وہ رولز میں

Define کیا جا سکتا ہے، تو I think کہ I agree with the recommendation کہ اس کو ہم As per, as may be prescribed in the rules کر دیں تو جو ایڈمنسٹریٹر کا پراسیس ہو گا، وہ Simply rules میں چلا جائے گا اور وہ جو I think substantially اس سے فرق نہیں ہو گا لیکن It is a more robust word in my opinion.

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Agree کر رہے ہیں ان کے ساتھ ؟

<u>وزیر خزانہ وصحت</u>: ہاں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour if it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The amendment stands part of the Bill. The question before the House is that the amended Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The amended Clause 3 stands part of the Bill. 4 and 5 Clauses, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 4 and 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 and 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Clauses 4 and 5 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹرانسپلانٹیشن ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

<u>Mr. Taimoor Saleem Khan (Minister for Finance & Health):</u> Mr. Speaker! I request to move that the MTRA Bill, 2021, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2021, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا شاپس و قیام (ترمیمی) مجریہ 2021 کو زیر غور لانے کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, 'Consideration Stage of Bill': The Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Shaukat Yousafzai Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Culture, Parliamentary Affairs and Human Rights): Thank you Speaker Sahib. I, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

نکتہ اعتراض

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ نے کہا تھا کہ جب تک Extract اس کے ساتھ نہیں ہو گا تب تک، اس میں کوئی Extract ہمیں نہیں ملا ہے اور جس میں، ہم کس میں ترمیم لے کر لائیں گے، جو آپ ترمیم لانا چاہتے ہیں تو وہ مجھے بتا دیں کہ کس میں لانا چاہتے ہیں اور آپ نے کہا کہ وہ Bill consider بھی نہیں ہو گا کہ جس کے ساتھ Extract نہیں ہو گا سر، کیونکہ ہمارے پاس کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لگا ہوا ہے آپ، جی لگا ہوا ہے آپ کو کاپی دے دیتے ہیں، دے دیجئے کاپی ان کو، Extract لگا ہوا ہے۔ اس میں مجھے اب کچھ ایکشنز لینے پڑیں گے، لے لوں؟ چونکہ اگر منسٹرز کو ان کے سیکرٹریز بریف نہیں کرتے اب ایجنڈا جو ہوتا ہے وہ سیکرٹریز کے پاس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے، کل ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز نے ایسے ہی مذاق کیا، تیسری دفعہ بل ان کا آیا یا دوسری دفعہ تو ڈیفر ہو گیا کسی منسٹر کو انہوں نے بتایا ہی نہیں تھا کہ وہ یہاں پہ، اور سیکرٹریز ایڈیشنل سیکرٹری کوئی بیٹھا ہوا تھا، آج ہیلتھ کا بھی کوئی بیٹھا ہوا ہے لیکن یا ان کو پتہ نہیں ہے کہ ہمارا آج ایجنڈا آئٹم ہے اور جب پتہ نہیں ہے تو پھر وہ آتے کیوں ہیں ہاؤس کے

اندر؟ اب منسٹر صاحب کہتے ہیں مجھے بریف ہی نہیں کیا گیا۔ تو اب آئندہ اجلاس میں سیکرٹری ہیلتھ خود آئے گا یہاں پر، Friday کے اجلاس میں سیکرٹری ہیلتھ خود آئے گا Not less than him۔ جی۔

وزیر خزانہ وصحت: یہی ہے کہ سارے ڈیپارٹمنٹ کیونکہ جو اسمبلی کا بزنس ہے وہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے۔

وزیر خزانہ وصحت: تو لیجسلیشن ہوتی ہے، پھر اس کے علاوہ جو کال اٹینشن نوٹسز ہیں، ہمارے پاس کوئسچنز کے جوابات آ جاتے ہیں، Personally میں ہر کوئسچن کے جواب کو دیکھتا ہوں لیکن اپوزیشن کے آنریبل ممبرز یا ٹریژری کے ممبرز اگر کوئی امنڈمنٹ موو کریں، اسمبلی کی جو Prestige ہے It's important کہ وہ کال اٹینشن نوٹسز، ایڈجرنمنٹ موشنز کہ ان سب پہ کوئی Basic Brief جو ہے-----

Mr. Speaker: Exactly.

وزیر خزانہ وصحت: اور وہ ڈیپارٹمنٹل ہیڈ جو ہے وہ Own کریں اور جو بھی بندہ ڈیپارٹمنٹ کے Behalf پہ آئے، He has a point of view on the entire agenda جس سے وہ اسمبلی کا بزنس Assist کر سکے، ورنہ اس سے اسمبلی کی جو ہے وہ بدنامی بھی ہوتی ہے اور اسمبلی کے کام کی کوالٹی پہ فرق بھی پڑتا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) سیکرٹری صاحب! چیف سیکرٹری صاحب کو ہماری طرف سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اس ایکشن کے اوپر Displeasure note بھیج دیں۔ جی کنڈی صاحب، پہلے کھڑے ہوئے تھے۔ جی کنڈی صاحب۔ آپ کو دیتا ہوں ٹائم۔

جناب احمد کنڈی: سر، آپ کی بات کو اور تیمور جھگڑا صاحب کی بات کو میں Continue کرنا چاہتا ہوں، دیکھیں یہ جو ابھی بل ٹیبل ہوا ہے، Khyber Pakhtunkhwa Shops and Establishment Act 2015، اس میں Amendments proposed ہوئی ہیں لیکن ہم بار بار کہتے رہتے ہیں کہ جو "Statement of objects and reasons" کو اگر آپ دیکھیں تو اس میں کیا وجوہات ہیں جس کی وجہ سے یہ ترمیم لانا چاہتے ہیں، اس سے پہلے ایک بل پیش ہوا ہے جس میں پوری ڈیٹیلز دی گئی ہیں۔ اس میں کیا وجوہات تھیں، کیا مطلب ہے اس کے مقاصد تھے لیکن اس میں تو ایک Liner ہے آپ خود ہی پڑھ لیں، آپ مجھ سے زیادہ Experienced بھی ہیں، سمجھتے بھی ہیں۔ منسٹر

صاحب Kindly اس کو بیان بھی کر دیں کہ یہ ترامیم کیوں ہم پیش کر رہے ہیں اور اگر اس میں لکھ لیتے پوری ڈیٹیل میں کیونکہ دن بدن یہ جو Quality of Bills یا Acts جو ہے، یہ گر رہی ہے، Kindly اس کی طرف توجہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، پہلے تو میں ہیلتھ منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اظہار خود بخود کر لیا۔ میں جب پہلے ہوتا تھا تو میں نے ایک بات کی تھی کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں غیر فعال ہیں۔ تو یہی بات میں کر رہا تھا کہ جب آپ کی اسمبلی میں سیکرٹریز یا ایڈیشنل سیکرٹریز نہیں آتے، آپ یقین کریں کہ Committees کا بھی یہی حال ہے۔ کامران بنگش صاحب نے کہا کہ آپ نے اعتراض اٹھا دیا سر، ہم اپوزیشن والے یا حکومت والے جو بھی ادھر بات کرتے ہیں، وہ Public interest میں کرتے ہیں اپنے Interest میں نہیں کرتے، سوال و جواب ہوتے ہیں، لیجسلیشن ہوتی ہے، یہ تو منسٹر صاحب کا شکریہ کہ خود ادھر گئے گیلری میں ادھر بھی بات کی، پھر ادھر آپ کو بھی کہا، اظہار خود کر لیا۔ جب ایک منسٹر صاحب اتنا بے بس ہو گا تو اپوزیشن والے پھر کیا کریں گے اس کمیٹی میں بیٹھ کے۔ سر، یقین کریں کہ ہم صرف دستخط کرتے ہیں، ٹی اے ڈی اے لیتے ہیں، کوئی بھی بزنس نہیں ہوتا ہے۔ برائے مہربانی یہ آپ کی کرسی کی عزت ہے، اس اسمبلی کی عزت ہے کہ آپ اس پہ سخت رولنگ دے دیں۔ اگر ایک مہینہ اور ایک سال ہو یا دو سال ہو کہ کم از کم پبلک انٹرسٹ پہ ہم بات کر سکیں، لیجسلیشن ہو، سوالات ہوں، توجہ دلاؤ نوٹس ہو، وہ ساری باتیں ساری بزنس میں آتی ہیں اور میں پھر منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کھل کے کہا اور آپ کو کہا، برائے مہربانی آپ نے بھی انسٹرکشنز دے دیں لیکن جناب سپیکر، آپ نے کتنی دفعہ رولنگ دی، آپ اپنی رولنگ کا بھی ذرا نوٹ کر لیں، آپ رولنگ دیتے ہیں کہ جی اا س اسمبلی میں وہ جوابدہ ہیں، قرار دادیں پاس ہوتی ہیں، اس پہ لکھا جاتا ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر اس اسمبلی سیکرٹریٹ کو جواب دینا ہو گا۔ اب یقین کریں کہ چھ مہینے نکلتے ہیں کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔ میں آپ کی کرسی کی خاطر، اس حکومت کی خاطر، اس ایوان کی خاطر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی کرسی کو مضبوط کر لیں اور اپنی رولنگ پہ عمل کریں تو ان شاء اللہ وتعالیٰ ایم پی اے کی بھی عزت ہو گی، استحقاق بھی کم آئیں گے اور اس اسمبلی کی بھی عزت ہو گی اور حکومت کی بھی عزت ہو گی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ میری جتنی رولنگز ہیں ان تین سالوں کی، اس کی ڈیٹیل مجھے Put up کریں کہ اس کے اوپر کس کس کے اوپر عمل ہوا اور کس کے اوپر عمل نہیں ہوا، جو نہیں ہوگا، میں پھر اس سیکرٹری کے خلاف ایکشن لوں گا یا جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے اور یہ جیسے میاں نثار گل صاحب نے کہا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں سیکرٹری ہیلتھ کو تو میں نے بلا لیا ہے، Friday کو وہ خود آئے گا اور آج کے بعد اگر کسی ڈیپارٹمنٹ نے Disinterest show کی In the Assembly Business تو پھر اس کا، یہ تو ہم نے ان کو Relaxation دی ہوئی ہے کہ آپ سیکرٹریز Busy ہیں تو سپیشل سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری تک کو بھجوادیں، Then پھر میں یہ رولنگ دوں گا کہ آئندہ پھر سیکرٹریز ہی آیا کریں گے تو Then they will come تو اس لئے جو بھی Disinterest show کرے گا ڈیپارٹمنٹ، اس کے سیکرٹری کے لئے میں یہ لازم کر دوں گا۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بہت شکریہ کہ آپ نے اس پر ایکشن لیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہمیں Extract تو ملا ہے لیکن سپیکر صاحب، یہ قانون سازی ہے اور اس کو مذاق نہ بنایا جائے۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے ہی ہفتے ہم نے Shop Act اور Factories Act میں ترمیم پاس کی ہے اور اسی کو مذاق بناتے ہوئے آج انہوں نے اسی Shop Act میں ایک لفظ کی ترمیم آج دوبارہ لے کے آئے ہیں کہ اس میں سے یہ جو ایک دکان ہے اس کو نکالتے ہیں۔ اگر یہ محکمہ سنجیدہ ہوتا تو اسی میں ساتھ لے کے آتے۔ قانون سازی کو مذاق تو نہ بنائیں۔ اگر اسی دن بھی ہم اسی پہ Argue کر رہے تھے جب میں یہ ترامیم لائی تھیں تو منسٹر صاحب اسی کو Argue کر رہے تھے کہ یہ تو ایک دکان کو پھر لاگو ہوگا، ہم اس کو نہیں کر سکتے، تو آج محکمہ اسی کو لے کے آیا ہے کہ ہم ایک اس کی فیس کو اس میں سے استثنا دے رہے ہیں، تو اس ایوان کو یہ لوگ مذاق بنا رہے ہیں، تو میرے خیال میں ہم نے قانون سازی کو ذرا سنجیدہ لینا ہے۔ اسی لئے ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ اس کو ذرا کمیٹیوں کو لیں اور محکمے بھی اور منسٹرز بھی ذرا اس کو سنجیدگی سے لیں کہ اس قسم کی قانون سازی کو اس طرح ہمیں مذاق میں نہ لیں۔ اگر پچھلے ہفتے ہم نے جو Shop Act ہے، ہم اس میں ترمیم کر رہے تھے تو یہ جو ایک لائن کی ترمیم آج آئی ہے تو اس کو بھی اسی میں Attach کر لیتے، اسی دن ہم کر لیتے۔ تو میرے خیال میں آج جو یہ لا رہے ہیں اور آج ہم گورنمنٹ کو اس پہ وہ کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں یہ نہ ہوتا۔ تو میرے خیال میں اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے-----

<u>Mr. Speaker</u>: I agree with you.

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو اس کو نہیں کرنا چاہیئے، اس طرح بار بار آنا۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ بڑا Valid ہے۔ جی میاں نثار گل صاحب! اب آگے چلیں نا میرے خیال میں، جی امنڈمنٹ ہے آپ کی؟ جی۔

میاں نثار گل: قرارداد ہے سر۔

جناب سپیکر: وہ قرارداد کا ٹائم تو نہیں ہے، دیکھیں نا، میں پہلے کہتا ہوں کہ آج سارے آنریبل ممبرز ہیں، رولز آف بزنس سٹڈی کریں، ابھی لیجسلیشن ہو رہی ہے، آپ قرارداد لے آئے ہیں۔ کل یہی بات ہے میاں نثار، نہیں میاں نثار نہیں، نثار مہمند سے ہوئی تھی اور بڑے غصے سے اور چیمپئن بن کے یہاں سے باہر نکلا تھا۔ رولز پڑھتا کوئی نہیں ہے، رولز آف بزنس کے مطابق آگے چلیں تاکہ اب The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishment (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا شاپس و قیام (ترمیمی) مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Clauses 1 to 3 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا شاپس و قیام (ترمیمی) مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 may be passed لیکن اس سے پہلے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جو بات نعیمہ کشور صاحبہ نے کی تھی، یہ مطلب ہے ڈیپارٹمنٹ جو ہے یہ لیجسلیشن میں بھی Non-serious ہوتے ہیں، یہ اس دن بھی کیا جا سکتا تھا لیکن اس کے لئے الگ امنڈمنٹ آئی جو کہ وہ Bureaucratic negligence ہے جس لیول پہ بھی ہے، جی پیش کریں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر، یہ آپ کی بات درست ہے لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ جی اتنی جلدی جلدی امنڈمنٹ لارہے ہیں تو یہ مجھے بتائیں کہ یہ اسمبلی تو بنی ہی قانون سازی کے لئے ہے۔ اگر قانون ایک ہی دم بنتا تو پھر تو بہت ہی اچھی بات تھی، پھر تو امنڈمنٹ کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

جناب سپیکر: لیکن ہفتہ دس دن بعد بھی اس میں امنڈمنٹ نہیں آنی چاہیئے کچھ عرصہ بعد آنی چاہیئے۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! دیکھیں یہ یہاں پہ میرے خیال سے اسمبلی کا کام ہی قانون سازی ہے۔

جناب سپیکر: No doubt شوکت یوسفزئی صاحب ایسا ہی ہے۔ آج ہم ایک قانون پاس کر رہے ہیں تو ہم اس کو Thoroughly دیکھ لینا چاہیئے چار دن بعد اس پہ امنڈمنٹ لے آئیں تو یہ بھی مناسب نہیں ہوگا۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اس سے اتنا پریشان ہونے کی بات نہیں ہے، ایک اچھی امنڈمنٹ سر۔ سر، یہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ جو لیبر ڈیپارٹمنٹ میں یہ کب سے بنا ہوا ہے تو ابھی اگر کوئی اچھی چیز ہمیں نظر آجاتی ہے چاہے وہ کل شام تک اور نظر آجائے میں اور بھی کروں گا اس لئے کہ یہ کوئی ہم اپنی ذات کے لئے تو نہیں کر رہے ہیں۔ اس میں جناب سپیکر، بڑی امنڈمنٹ یہ تھی کہ جو رجسٹریشن ہوتی ہے وہ رجسٹریشن فیس ہم ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ جو چھوٹی صنعتیں ہیں یا چھوٹے کاروبار ہیں ان کو فائدہ ہو اور یہی لانا یا تو ڈیپارٹمنٹ کوئی اپنی ذات کے لئے کرتا فائدہ کے لئے کرتا ہم کہتے ہیں کہ رجسٹریشن کی فیس جو ہے وہ معاف کر دی جائے تاکہ لوگ اس طرف آئیں اپنے کاروبار کو لے آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں بہت اچھی امنڈمنٹ ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ تو اچھی بات ہے تو میں جناب سپیکر، یہ جو I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

خیبر پختونخوا انفارمیشن کمیشن سے متعلق آڈٹ رپورٹ برائے سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, 'Audit Report of KPIC': The Minister for Parliamentary Affairs, to please lay the audit report of the Khyber Pakhunkhwa, Information Commission KPIC for the year 2019-20 in the House. Item No. 12.

Minster for Labour & Culture, Parliamentary Affairs and Human Rights): Janab Speaker! On behalf of Chief Minister I lay the audit report in respect of Khyber Pakhunkhwa, Information Commission KPIC for the year 2019-20 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 13, 'Extension of time Period': Miss Rabia Basri, MPA Chairperson Standing Committee No. 12 on Health Department, to please move for extension in time under sub-rule (1) of rule 185 to present report of the Committee in the House.

Miss: Rabia Basri: ۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you Speaker Sahib! I intend to move under sub-rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted to present the report for the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: 'Presentation of the Report': Miss Rabia Basri, MPA Chairperson Standing Committee No. 12 on Health Department, to please present the report of the Committee in the House.

<u>Ms: Rabia Basri:</u> I beg to present the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department in the House.
<u>Mr. Speaker:</u> It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 15, Miss Rabia Basri, MPA Chairperson Standing Committee No. 12 on Health Department, to please move that the report of the Committee may be adopted.
<u>Ms: Rabia Basri:</u> I beg to move that the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department may be adopted.
<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.
<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The report is adopted.

رسمی کارروائی

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جی جناب سپیکر، ایک توجہ میں آپ کی بھی سر، مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آج جس طرح کوئسچنز وغیرہ ہوئے ہیں اور بہت سارے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب! آپ بات کریں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جی جی جس طرح کہ ابھی آپ نے دیکھا اور آپ نے یہ تقریباً جو نوٹس بھی لیا ہے کہ بہت سارے ممبران صاحبان جو کوئسچنز بھیجتے ہیں اگر وہ کسی وجہ سے نہیں آ سکتے یا مجبوری ہوتی ہے تو کوئسچن اگر اسمبلی میں آ جاتا ہے پھر اسمبلی کے جتنے ممبران ہیں، یہ اسمبلی کی پراپرٹی ہوتی ہے تو اس لحاظ سے ان کے Behalf پر جس طرح ابھی اگر کوئی بل آتا ہے متعلقہ منسٹر نہیں ہوتا کوئی اور منسٹر اس کے Behalf پر مطلب ہے بل پیش کر سکتا ہے، رپورٹ پیش کر سکتا ہے تو اس کوئسچن کو کوئی دوسرا ممبر اس کے Behalf پر اگر پیش کر دے تو یہ ہے کہ اسمبلی کے لئے بھی اور ہاؤس کے لئے بھی آسانی ہو گی۔ بڑے اہم کوئسچنز جس طرح وہ ہوتے ہیں لیکن کوئی ممبر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکتا کوئی اور اس کی بیماری کی وجہ سے نہیں آ سکتا تو یہ تو اسمبلی کو میرا خیال ہے اتفاق ہونا چاہیئے اس بات پر کہ بہت ساری اسمبلیوں میں یہ ہوتا تھا On behalf of that honourable Member وہ پیش کر سکتے تھے، یہ آپ میری بات، آپ جی جی توجہ ہے آپ کی جناب! جی سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل توجہ ہے جناب۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ ہے ہمارا، ہم سب کے ساتھ متعلق ہے۔ پورے صوبے کے جتنے بھی ممبران صاحبان ہیں، وہ یہ کہ جو فنڈز وغیرہ ترقیاتی فنڈز ملتے ہیں اور ان کو جو کہ آن لائن ٹینڈر وغیرہ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سن رہا ہوں میں نے کانوں کو لگائے ہوئے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی میں، آپ بھی سن رہے ہیں اور متعلقہ منسٹر جو ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ہم سن رہے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں نہیں میں بھی سن رہا ہوں اس لئے بول رہا ہوں۔ میں آنکھوں سے دیکھ رہا ہو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہم سن رہے ہیں آپ کو۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن یہ میرا مطلب ہے تجویز بھی پیش کرتا ہوں اور ضروری بھی ہے کہ بہت سارے ایسے پراجیکٹس جن کے ٹینڈرز ہوتے ہیں ساروں کے ہی ہوتے ہیں بہت سارے کیا؟ تو وہ ای ٹینڈر سسٹم کے ذریعے اتنے Below دیئے جاتے ہیں کہ کوئی 30% کوئی 33% کوئی اس سے بھی زیادہ اور جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ متعلقہ ٹھیکیدار وہ تو ٹینڈر لے لیتا ہے اس کے بعد وہ کام ہی شروع نہیں کرتا اور جو Below اگر 30% یا 40% ہو گا تو وہ کس طریقے سے وہ کام کر سکے گا، مکمل کس طرح کر سکے گا۔ یہ تو یا تو اس کے لئے ایڈیشنل کال ڈیپازٹ جو ہوتی ہے جتنے پرسنٹ اگر وہ کم دیں فرض کیا اگر چالیس پرسنٹ دیں تو ایڈیشنل جو کال ڈیپازٹ ہے اتنے پرسنٹ اس کو جمع کرنی چاہیئے تاکہ یہ گارنٹی ہو گی کہ کل وہ اس کام کو مکمل کر سکے اگر وہ یہ بھی نہیں کر سکتا تو یا تو یہ پابندی ہونی چاہیئے وہی 10% سے Below کوئی مطلب ہے یہ ٹینڈر وہ Afford ہی نہ کر سکے تو مقصد کہنے کا یہ ہے کہ جو چھوٹے کام ہیں یا بڑے وہ سارے متاثر ہو رہے ہیں پورے ضلع میں۔ میں نے اپنے ضلع میں دیکھا ہے کہ جتنے بھی ٹھیکیدار ہیں پہلے تو ان ٹھیکیداروں کا بھی پتہ نہیں کوئی اگر مانسہرہ ضلع میں ہے وہ پھر ٹھیکہ لیتا ہے اس کا تعلق کسی کا اگر صوابی سے ہے اس کو کوئی پتہ نہیں، کسی کا کوہستان سے پتہ نہیں کسی کا اگر یہاں پر کوئی پشاور میں ہے تو مانسہرہ سے اس کا بھی پتہ نہیں چل رہا۔ تو یہ ایک اندازے کے مطابق جتنی بھی پراگریس ہے وہ بھی متاثر

ہو رہی ہے۔ ڈیویلپمنٹل کام جب وہ کام بروقت مکمل بھی نہیں ہوتے اور ان ٹھیکیداروں کو پھر تلاش کرنا بھی بڑا مشکل ہوتا ہے تو یہ ایک محکمے کی طرف سے مکمل ایک گارنٹی ہونی چاہیئے خاص طور پر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہے یا باقی پبلک ہیلتھ ہے جتنے بھی ہیں یہ اگر Below جتنے بھی Percentage دے گا اتنی اس کی کال ڈیپازٹ، ایڈیشنل کال ڈیپازٹ ہونی چاہیئے، پہلے یہ ہوتا تھا جی ابھی میرا خیال ہے میں اس میں کچھ رعایت دے دی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ کام متاثر ہو رہے ہیں اور جس سے پبلک کے لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں اور کام بھی مکمل نہیں ہوتے، عوام کو بھی فائدہ نہیں ہوتا اور گورنمنٹ کے پاس بھی ڈیپارٹمنٹ کی پراگریس بھی نہیں ہوتی۔ تو یہ بات میں متعلقہ جو منسٹرز صاحبان ہیں ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی جو پالیسی ہے اس پر نظر ثانی کی جائے اور اس کے لئے ایک مکمل گارنٹی اس طرح کی دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ بہت اچھی تجویز ہے آپ کی اور بالکل یہ صحیح بات ہے کہ بہت زیادہ Below جب جاتے ہیں کنٹریکٹر تو پھر کام کی وہ کوالٹی نہیں رہتی اور میرے خیال میں میں شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو کیبنٹ میں لے جائیں اس ایشو کو تاکہ جتنا Below کوئی جاتا ہے پھر اس کی سیکورٹی بڑھائیں اس کی، کوئی ایسی چیز کریں۔

<u>وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر، میری گزارش یہ ہوگی کہ یہ کیبنٹ کے اندر ڈسکس ہو چکا ہے، اس پہ ایک کمیٹی بھی بنی تھی جس میں میں تھا، سلطان خان تھے اور انفارمیشن منسٹر بھی تھے اور اس پہ تھوڑی سی کارروائی پھر سلطان صاحب چلے گئے تو وہ پوری نہیں ہو سکی۔ تو میری تو گزارش یہ ہو گی سر، کہ یہاں سے کوئی کمیٹی سپیشل کمیٹی بن جائے اس کو آپ ٹاسک دیں، کچھ دن مقرر کرکے بتائیں تاکہ وہ اپنی Suggestion چاہے اپوزیشن گورنمنٹ سارے مل کے تو ایشو ہے میرا اپنا ایک ٹینڈر ہے وہ 67% below گیا ہے اب اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ تو اس میں جو سیکورٹی ہے یہ بڑھانی چاہیئے جب تک آپ سیکورٹی کو بڑھائیں گے نہیں آپ اسی طرح کہیں گے وہ 3%, 2% کا کام نہیں ہے یہ ٹھیک ٹھاک اس پہ اماؤنٹ رکھنی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے شوکت یوسفزئی صاحب آپ کی تجویز سے-----

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات وتعمیرات)</u>: جناب سپیکر!

<u>Mr. Speaker</u>: Ji Riaz Sahib! Minister for Communication and Works.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے بھائی نے بات کی ہے ریٹ کے حوالے سے، ٹینڈر پراسیس کے حوالے سے تو میں ہاؤس کو یہ بتاتا چلوں کے اس پہ Already ہم کام کر رہے ہیں اور اس کا جو طریقہ کار ہے ٹینڈر کا جو KPPRA ہے ہماری، اس کے جو رولز ہیں اس میں بھی امنڈمنٹ ہم کر رہے ہیں۔ میں یہ بتاتا چلو کہ پہلے 2% اس کا Call deposit CDR جو تھا وہ ٹوٹل کاسٹ کا وہ جمع ہوتا تھا اور پھر 8% جب بندہ below 10% سے زیادہ Below جاتا تو پھر ایڈیشنل 8% سیکورٹی Within three days، Tender approval کے بعد Within three days جو ہے وہ 8% سیکورٹی جمع کر دیں، ابھی ہم نے اس پہ اور بھی سخت کی ہے مجھے یہ بتائیں کہ مانسہرہ میں یا کسی اور ڈسٹرکٹ میں جس کسی جگہ پہ وہ رولز اگر Follow نہیں ہوئے ہیں کسی جگہ پہ اس طرح کا کوئی تو مجھے نشاندہی کریں، ابھی جو ہم نے کیا ہے ابھی جو ہم Propose یہ کر رہے ہیں، Proposal بھی ہماری یہی ہے کہ اکثر اس میں سے Fake CDR بھی نکلتے تھے جس کی ہم بینک سے Verification جب اس کی ہوتی تھی تو اکثر وہ Fake ہی ہوتی تھی ابھی ہم نے یہ بھی اس میں سے ایک Proposal یہ بھی ہے کہ جس کسی جگہ سے Fake CDR آیا تو اس پہ ایف آئی آر درج ہوگی اس کنٹریکٹر کے خلاف، نمبر ایک۔ نمبر دو یہ ہے کہ CDR کے بجائے ابھی جو ہے ہم یہ بھی Proposal ہے کہ Cash payment جو ہے یہ آن لائن گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں 2% یہ جمع کریں گے اور جتنا جو ہے یہ Below جائیں گے اتنی ہی جو ہے ایڈیشنل سیکورٹی یہ جمع کریں گے Tender approval کے تین دن کے اندر اندر، تو ابھی اس پہ بہت سارا ہم کام کر رہے ہیں کسی بھی جگہ پہ اگر یہ Rules follow نہیں ہوئے تو Kindly آپ ذرا مجھے بتادیں ان شاء اللہ میں اس کے خلاف، اس کے خلاف ایکشن بھی لیں گے اور جو ٹینڈر کے حوالے سے یہاں پر ہمارے میں سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا یہ شوکت یوسفزئی صاحب نے جو بات کی ہے اس کو آپ چیک کریں نا کہ شوکت یوسفزئی صاحب یہ کہتے ہیں کہ میرا ٹینڈر Below 67% گیا۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں ابھی یہ اس طرح ہے اگر کوئی Below جارہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ، شوکت صاحب ذرا توجہ چاہیئے آپ کی، شوکت یوسفزئی صاحب! آپ کی توجہ چاہیئے یہ آپ نے ایک بات کی تھی کہ آپ کا ٹینڈر below 67% پہ گیا ہے تو ابھی مطلب وہ Award ہو گیا اس کو کنٹریکٹ، Contract award ہو گیا ہے؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: Contract award ہو چکا ہے، Award ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: Award ہو چکا ہے، اس کو ٹیسٹ کے طور پہ چیک کر کے ہمیں بتا دیں کہ اس کی کتنی سیکورٹی جمع کی تھی جو Percentage آپ بتا رہے ہیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات وتعمیرات: نہ مجھے یہ سکیم، سکیم کا نام ذرا مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ سی اینڈ ڈبلیو کی سکیم ہے، سی اینڈ ڈبلیو ہے یہ؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں گزارش کرتا ہوں سر، یہ ایک سی اینڈ ڈبلیو کا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں، ہم ایسے ٹیسٹ کرتے ہیں وہ Rule ہے، وہ یہ بتاتے ہیں کہ Rules is there, Rules کہتے ہیں۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: دیکھیں ہمارے سب سے زیادہ، (مداخلت) نہیں نہیں، نہیں نہیں سر، میں آپ کو بتا رہا ہوں ہمارے سب سے زیادہ ٹینڈر جو ہوتے ہیں یہ ٹی ایم اے کے Under ہوتے ہیں۔ اچھا ٹی ایم اے، ٹی ایم اے کی بات کر رہا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ رولز نہیں ہیں آپ نے جو پہلے بتایا تھا کہ جی جو ہم نے بنایا تھا کہ جی 2% سے زیادہ جائیں گے، جتنا ہو گا اس پہ، وہ نہیں ہو رہا ہے نا وہ ہوتا پھر یہ کہ ایک اور ترند صاحب نے ایک تجویز دی ہے یہ جو سیکورٹی جمع کرتے تھے تھوڑے دن بعد اس کو واپس کر دیتے کہ جی یہ کام چلا رہے ہیں یہ بند ہونا چاہیئے تاکہ جو اوریجنل ٹھیکیدار ہیں وہ آئیں جو مطلب یہ ہے کہ نہیں کر سکتے وہ نہیں آئیں گے تو کوئی اس طرح طریقہ کار تو بنانا ہو گا اس کا ورنہ یہ ایک، اس کی کوالٹی خراب ہو رہی ہے کاموں کی۔

جناب سپیکر: آپ کا کیس ٹی ایم اے، ٹی ایم اے کا ہے؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی ٹی ایم اے کا ہے۔

جناب سپیکر: ٹی ایم اے کا۔ ریاض صاحب! یہ بتائیں منسٹر صاحب کہ یہ جو بات آپ کر رہے ہیں یہ تمام ڈیپارٹمنٹ کے لئے لاگو ہوتی ہے، For all Departments۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: ہاں ہاں بالکل میں، جب یہ ریلیز کی بات کی ہے لالا نے تو اس طرح ہے کہ جب وہ 25% اگر وہاں جتنی سیکورٹی جمع ہوئی ہے ایڈیشنل، اس کا اگر 25% کام گراؤنڈ پہ ہو گیا ہو تو پھر 25% سیکورٹی قانون کے اندر ہے کہ ہم اس کو ریلیز کریں، ڈیپارٹمنٹ ریلیز کرتا ہے اس کو لیکن ٹوٹل نہیں صرف 25% اور وہ بھی کام ہو چکا ہو تب، کام نہ ہوا ہو تو ایک پیسہ جو ہے وہ ریلیز نہیں کرتے۔ جب ہم بناتے ہیں رولز اس طرح ڈیپارٹمنٹ سی اینڈ ڈبلیو تو ظاہری بات ہے وہ تو پھر Follow تو سارے ڈیپارٹمنٹ ہی کریں گے پھر اس کو۔

سردار محمد یوسف زمان: انہوں نے تو نہیں کیا ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں کیا ہے تو پھر پوچھنا چاہیئے نا۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! اصل میں یہ صرف سی اینڈ ڈبلیو نہیں بلکہ ٹی ایم اے ہے۔ دوسرا کچھ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بھی کرتے ہیں مختلف ڈیپارٹمنٹس کرتے ہیں کہ سب اسی طریقے سے اتنے Below 33% ٹی ایم اے بہت سارے 40 % ,33% اس طریقے سے انہوں نے جو کئے ہوئے ہیں، ٹینڈر کئے ہوئے ہیں تو اب جو سیکورٹی بھی ہوتی ہے وہ تو 10% یا 8 % یہ ایڈیشنل لے لیتے ہیں پھر اس کی مطلب سیکورٹی ریلیز بھی ہو جاتی ہے جس طرح شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا تو پھر اسی طریقے سے وہ کام چھوڑ کر بھی چلے جاتے ہیں۔ میں سی اینڈ ڈبلیو کی بات نہیں کرتا ٹی ایم اے کی بات کی ہے اور مختلف محکموں کا اسی طریقے سے کام ادھورا ہوتا ہے، کوالٹی کا کام بھی نہیں ہوتا اور پھر وہ اسی طریقے سے جو ٹھیکیدار ہے وہ غائب ہو جاتا ہے اور لوگ کوئی مستفید ہی نہیں، مطلب کہنے کا یہ ہے یا تو انہیں Bound کیا جائے جتنے پرسنٹ فرض کیا اگر 30/61% کوئی Below دے رہا تھا تو 61% پھر ایڈیشنل کو گارنٹی دینی چاہیئے اور پھر وہ جمع کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اور یہی بات Under discussion ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی ہاں، تو یہ یہی اسی طریقے سے ہو تو پھر بہت ساری جگہیں ایسی ہیں ایک جگہ نہیں میں تو خیر بتا سکتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! نہیں سارے ڈیپارٹمنٹس کی بات کر رہا ہوں میں۔ جی میاں صاحب، شارٹ شارٹ کریں۔

میاں نثار گل: شارٹ کرتا ہوں۔ منسٹر صاحب کو بھی میرے خیال میں سر، اس میں ایک پرابلم ہے دس کروڑ جو کنٹریکٹر، دس کروڑ کی Limit ہوتی ہے، اس میں پرفارمنس گارنٹی بھی لی جاتی ہے اور ساتھ جو ٹینڈر Below ہو جاتا ہے اتنی گارنٹی جمع کرتے ہیں پیسے۔ دس کروڑ سے جو نیچے کنٹریکٹ ہے یہ مسئلہ اس میں ہے کہ وہ اگر پھر Below 60% چلے جائے یا Below 30% چلے جائے اس کی اور کوئی گارنٹی جمع نہیں ہوتی۔ اصل میں ہمارے جتنے بھی ممبران ہیں ان کے کام دو کروڑ کے، تین کروڑ کے، چار کروڑ کے ہوتے ہیں۔ بڑے پراجیکٹ میں یہ Procedure چل رہا ہے لیکن چھوٹے پراجیکٹ میں یہ Procedure نہیں چل رہا ہے اس میں ہونا چاہیئے تو میرے خیال میں کوئی Below نہیں لے گا ابھی تیس پینتیس، چالیس پرسنٹ Below پہ جی کام چل رہا ہے اور وہ کام بند پڑے ہیں جتنے بڑے کام ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی طرف آئیں نا یہ تو بات ہو گئی Repetition ہو رہی ہے کہ یہ Below پہ جاتے ہیں کام بھی ہوتے ہیں اور ان کو پچیس پرسنٹ بھی مل جاتا ہے اس میں، تو We should go toward the solution, what is the way forward۔ جی منسٹر صاحب، Way forward بتائیں کہ اس کو کیسے ہم۔۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب! اس طرح ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہم بات آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی نہیں کر رہے ہیں For all the departments کر رہے ہیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں میں یہ بات، میرے کہنے کا مقصد یہی ہے کہ ٹینڈر کا مطلب یہی ہے کہ یہ اوپن ہو گا، ٹینڈر ہے آن لائن ٹینڈر ہے۔ ابھی اس میں یہ نہیں ہے کہ کسی کو ہم یہ کہیں کہ آپ دس پرسنٹ Below سے زیادہ نہیں جا سکتے پھر تو اس کا مقصد ہی ضائع ہو گیا اور ہے آن لائن۔ ابھی یہ ڈیپارٹمنٹ کو اپنے اپنے جتنے بھی ہمارے ورکس ڈیپارٹمنٹس ہیں اس کو یہ Ensure کرنا چاہیئے۔ اگر لوکل گورنمنٹ میں ہے، پبلک ہیلتھ میں ہے، ایریگیشن میں ہے، سی اینڈ ڈبلیو کا تو میں

یہاں پہ بتا رہا ہوں مجھے تو کوئی ایک بتادیں مثال کہ یہاں پر اتنے Below گئے ہیں اور ایڈیشنل سیکورٹی جمع نہیں ہوئی ہے یا جمع ہو کے ریلیز ہو گئی ہے مجھے بتادیں میں نے ایکشن نہ لیا اس کے اوپر تو پھر مجھے بتادیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کا مطلب ہے کہ Inline ڈیپارٹمنٹ کا ہر منسٹر خود بھی چیک کر سکتا ہے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو۔ شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب اس ایک بات کو ختم ہونے دیں پھر آگے چلتے ہیں۔ یہ پوائنٹ ختم ہو جانے دیں پھر چلتے ہیں جی۔ فضل الٰہی صاحب! اسی پوائنٹ کو میں Windup کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی):</u> اسی پوائنٹ پہ آتے ہیں سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> حل بتائیں کیا حل ہے؟

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> دیکھیں سر، یہاں پر جو بھی کام شروع ہوتا ہے تو ایک تو ٹائم پیریڈ کا بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے، ہر کنٹریکٹ میں لکھا جاتا ہے کہ یہ کام ہے اس کا جو ٹائم پیریڈ ہے وہ Six months ہے، One year ہے لیکن وہ چار چار پانچ پانچ سال چلتے رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ جو کرپشن ہے وہ یہی ہے سر۔ دوسری بات میں اگست کے First مہینے پہ سردار صاحب کا حلقہ ہے مونڈی، مونڈی سے خیبر پختونخوا کی حکومت نے ایک ارب 37 کروڑ روپے وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں پر ایک روڈ منظور کیا ہے شاید سردار صاحب کے علم میں ہو ان کا حلقہ ہے جی۔ وہاں پر ایک ٹورازم سکواڈ ڈیکلیئر کیا گیا ہے اوپر میدان میں اور وہ جو ہے جی وہاں پر جب First time میں گیا ہوں تو ایک ہی جو سائیڈ وال تھی اس پہ کام شروع ہے جب پرسوں گیا ہوں تو اسی سائیڈ وال حالانکہ وہ تیس کلومیٹر روڈ ہے تو وہاں پر لوگ تنگ ہیں وہاں سے اور لوگ کہتے ہیں منسٹر صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں تو اگر میں آپ کو ایک اس میں لطیفہ بھی سناتا ہوں کہ وہاں پر میں ایک زمیندار سے پیاز اور کوئی سبزی لے رہا تھا تو اس کو میں نے کہا کہ یہ روڈ کیوں نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی یہ عدالت خان صاحب بھی مسلم لیگ (نون) کا ہے، ایم پی اے صاحب مسلم لیگ (نون) کا ہے تو یہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ تو منسٹر صاحب مہربانی کریں وہاں پر صرف مسلم لیگ (نون) کے نہیں جاتے ہیں ہم بھی جاتے ہیں سب جاتے ہیں تو اس پر ذرا کام تیز کریں ایک ارب 37 کروڑ روپے کا وہ پراجیکٹ ہے اور یہ زیادتی ہے کہ اس پر جو ہے چھ مہینے سے کام شروع ہے اور ایک ہی دیوار ہے سائیڈ وال ہے جو کہ دس فٹ بھی نہیں ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے تو میرے خیال میں

یہ حق تلفی ہے وہاں کے عوام کے ساتھ جو اس علاقے کے جو سرن ویلی کے جو عوام ہیں ان کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور جو پنجاب سے Tourists جاتے ہیں اور پورے KP سے جاتے ہیں پورے پاکستان سے وہاں پہ Touristsآتے ہیں تو ان کی بھی حق تلفی اور ظلم ہے ان کے ساتھ۔

جناب سپیکر: اس میں ایک ہی بات ہو سکتی ہے جو (مداخلت) بس نا، سردار صاحب! بہت ہو گیا ہے نا، اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ کیبنٹ میٹنگ میں تمام منسٹرز کو یہ Responsible کیا جائے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو، یہ قانون تو یہ کہتے ہیں بنا ہوا ہے Below کا بھی اتنا Percentage اپنے پیسے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ نے کتنے خطاب فرمانے ہیں اب بس کر دیں نا؟ ہو گئی ہے نا آپ کی بات، اسی کے اوپر جا رہے ہیں Conclude نہ کروں میں اس کو، میں پھر اٹھ جاؤں گا قرار دادیں پڑی رہیں گی پھر۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کو کوئی دس دفعہ ٹائم دے دیا نا آپ تشریف رکھیں۔ اچھا جی تو میں Adjourn کرتا ہوں بھئی اجلاس کو بس کریں نا آپ کو دے دیا ٹائم آپ کا بزنس ہی کوئی نہیں ہے کوئی بزنس ہے آپ کا۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اتنا ٹائم دے دیا کہ آپ پارلیمنٹری لیڈر ہیں Without business you are talking تو بس اتنا ہی ہوتا ہے نا۔ کوسچن لائیں، ایڈجرنمنٹ موشن لائیں، پریولج موشن لائیں وہ چیز کوئی لائیں آج تک کوئی بزنس لائے ہیں آپ، آج تک کوئی بزنس لائے ہیں سوائے پوائنٹ آف آرڈر کے کوئی کام ہی نہیں ہے آپ لوگوں کا۔ جی منسٹر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ کیبنٹ میٹنگ میں یہ ڈسکس کریں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): سر! میرے خیال سے سردار صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سردار صاحب! آپ کے، سردار صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بزنس لائیں تو میں آپ کو ٹائم نہ دوں تو پھر آپ کہیں۔ بزنس لائیں تو میں آپ کو نہ ٹائم دوں تو آپ کہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ میں نے نہ اختیار ولی کو اتنا ٹائم دیا ہے نہ نثار ممند کو دیا ہے نہ نگہت کو دیتا ہوں کسی کو بھی نہیں دیتا۔ شارٹ ہی بات کریں پوائنٹ آف آرڈر پہ یہی ہوتا ہے، پوائنٹ آف آرڈر پہ تقریریں تو نہیں ہوتی ہے۔

(مداخلت)

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سردار صاحب! سردار صاحب! سردار صاحب! جواب خو واؤرئ کنه؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: اچھا، کریں جی آپ اپنے حلقے کی بات۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سردار صاحب، سردار صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں اور اس کے بعد میں Sitting adjourn کروں گا۔

سردار محمد یوسف زمان: Personal explanation پر بات کرنی ضروری تھی پھر میں مطلب ہے یہاں پہ کئی دفعہ کبھی میں نہیں اٹھا، کبھی میں نے کسی کو، کبھی آپ کو اصرار نہیں کیا لیکن ایک بات ہے اس کا اگر میں جواب دینا چاہتا۔ آپ کہتے نہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ بات کرلیں پھر جواب دے دوں گا۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک پارٹی آپ سوچ سمجھ کر " نون" کا انہوں نے نام بھی لیا ہے یہ ٹھیکیدار From نون پارٹی سے ہے اس کی میں وضاحت نہ کروں۔ میری پارٹی مسلم لیگ (نون) ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں کریں، چلیں کریں مجھے معاف کریں وہ بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: خدارا جی آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں نا بات اپنی۔

سردار محمد یوسف زمان: آپ کسی کو خوش کرنے کے لئے اس طریقے سے بھی نہ کریں جی۔

جناب سپیکر: کریں نا سردار صاحب! بات کریں آپ بھی ایسے پارلیمنٹرین والا Attitude کر رہے ہیں کہ پہلی دفعہ اسمبلی میں آیا ہو۔ آپ تو پچاس سال سے اسمبلی میں آتے ہیں آپ کو تو پتہ ہے۔ آپ تو فیڈرل منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: آپ بتائیں، ایک سال سے دو سال سے رہ گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب میں وہی کہتا ہوں کہ آپ تو ایک Seasoned politician ہیں Seasoned politician ایسے نہیں کرتے بس بات کریں، چلیں بات کریں نا بتائیں ان کو۔

سردار محمد یوسف زمان: سر! کوئی بولنے دیتا ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں نا۔ بولیں بولیں سردار صاحب بولیں۔

سردار محمد یوسف زمان: سپیکر صاحب، میں اپنی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! بات کرنی ہے کہ نہیں؟

سردار محمد یوسف زمان: آپ نے یہ خیال نہیں کیا کہ کم از کم اس فلور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرنی ہے یا نہیں کرنی ہے بات کریں نا؟

سردار محمد یوسف زمان: میں سب سے زیادہ سینیئر ممبر ہوں میں سن 85 کی اسمبلی کا ممبر چلا آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو بات کرنی ہے یا نہیں کرنی ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: آپ نوٹ کریں اس بات کو کہ کم از کم جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا مائیک بند کیا ہوا ہے۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں مائیک کھولتا ہوں۔ یہ مائیک چلائیں جی، مائیک کھولیں سردار یوسف صاحب کا۔ سردار یوسف صاحب کا مائیک کھولیں۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: بات کریں آپ۔

سردار محمد یوسف زمان: اب یہ معزز ممبر صاحب نے میرے حلقے کے حوالے سے بات کی ہے یہ بھی ٹھیکیدار ہوں گے اس لئے گئے ہوں گے کام دیکھنے کے لئے۔ میں یہ اس کی ضروری سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ کی درستگی کے لئے ضروری ہے کہ وہاں جب سے کام شروع ہے وہ متعلقہ ٹھیکیدار یہ کہتا ہے نون لیگ کا ہے یا ق لیگ کا ہے یا پی ٹی آئی کا ہے ٹھیکیدار ٹھیکیدار ہے۔ اس کا ریکارڈ ہے ڈیپارٹمنٹ میں جتنے اچھے کام

کئے ہیں اسی وجہ سے جو ٹھیکہ بھی اس نے لیا Procedure جو بھی Adopt کیا ہے اس کے مطابق اس کو ٹھیکہ ملا کوئی سفارش نہیں کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ راجہ عدالت ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: دوسری بات، دوسری بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ عدالت کے پاس۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: یہ مانسہرہ، راجہ عدالت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ عدالت۔ واقعی یہ ٹھیک کہتے ہیں راجہ عدالت Is a best contractor ہر جگہ وہ کام کرتا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: Best contractor ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہیں۔ اصل کام جو رکا ہوا ہے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل کا کام بھی اس کے پاس ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے، آگے چونکہ فارسٹ ہے انہوں نے این او سی نہیں دی جس کی وجہ آگے یہ کام نہیں ہو سکتا سارا فارسٹ ہے۔ یہ ٹھیکیدار کی غلطی نہیں ہے ٹھیکیدار اسی ٹھیکیدار جب بڑے بڑے پراجیکٹس خان پور سے لے کر وہاں دیولی جبڑ تک سڑک بنائی ہے۔ مختلف پراجیکٹس کئے ہیں یہاں پر کئے ہیں، ملاکنڈ میں کئے ہیں۔ وہ تو ایک اتنا Best ٹھیکیدار جتنے بھی اس میں دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے بھی تعریف کر دی ہے کہ وہ بڑا اچھا ٹھیکیدار ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی بالکل میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ کم از کم Confusion نہیں پیدا کرنی چاہیئے اور کسی کے بارے میں اگر کسی ان کو شاید علم نہیں ہوگا صرف محض اس خاطر کہہ دیا ہو گا کہ ٹھیکیدار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ ٹھیکیدار کی تعریف زیادہ نہ کریں اور کوئی بات کریں خیر ہے وہ نون کا ہے ق کا ہے تحریک انصاف کا ہے اس سے کیا ہے ٹھیکیدار کو پیسے ملیں گے تو ٹھیکیدار کام کرے گا وہ جس پارٹی کا بھی ہو گا۔ نمبر دو اس کو آگے راستہ ملے گا تو وہ کام کرے گا جب فارسٹ کی رکاوٹ ہے کوئی اور ہے تو اس کو دور کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: اس نے بہت زیادہ Advance کام کئے ہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو دور کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: اس نے سارے کام ریکارڈ کے کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب! Rules relax کروائیں۔ مائیک کھولیں صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rules may be relaxed, desired rules? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Rule 124 relaxed.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب! Rules relax ہیں۔

قراردادیں

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ قرارداد ہے جس پر ظفر اعظم صاحب کا، نگہت اورکزئی صاحبہ، محمد عارف صاحب، احمد کنڈی صاحب، فضل شکور صاحب، وقار احمد خان صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب، شفیع اللہ خان صاحب، اعظم خان صاحب اور فضل حکیم صاحب کے دستخط ہیں جناب سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ بیرونی ملک میں رہائش پذیر پاکستانی ملک و قوم کی ترقی میں اپنا حصہ زر مبادلہ کے ذریعے ڈالتے ہیں اور اسی وجہ سے کئی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اپیل پر غیر ممالک میں رہائش پذیر محنت کشوں نے ہمیشہ دل کھول کر امداد کے ساتھ ساتھ زر مبادلہ کے ذریعے اپنے ملک و قوم کی بھرپور مدد کی ہے لیکن کورونا کی وجہ سے بہت سے محنت کش اپنے ملک واپس آئے تھے اور بیرونی ممالک میں ان کی نوکریاں

اور دیگر کاروبار زندگی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے جس کی وجہ سے اب وہ وہاں نہ دوبارہ جا سکتے ہیں اور دیگر مشکلات کی وجہ سے اپنے ملک میں بھی رہائش اختیار نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ عرب ممالک میں کام کرنے والے خصوصاً سعودی عرب میں کام کرنے والے محنت کشوں کی مدد کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں اور ان کو واپس بھیجنے کے لئے ہر رکاوٹ کو ختم کرنے کے لئے بھی خاطر خواہ کارروائی بھی عمل میں لائی جائے تاکہ دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ عرب ممالک میں کام کرنے والوں کو واپس بھیجا جا سکے تاکہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر: لیاقت علی خان صاحب! آپ بھی اس پہ بات کرنا چاہتے تھے۔

(اس مرحلہ پر عصر کی اذان دی جارہی ہے)

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، Same جیسا کہ ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ایسا ہی Overseas ہمارے پاکستان کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی بنیاد رکھتے ہیں اور خصوصاً خلیج ممالک میں جتنے بھی لوگ رہتے ہیں تو وہ بہت محنت کر کے ہماری Economy بھی ان کی وجہ سے Strong ہوتی ہے۔ ابھی جو لوگ آئے ہیں یہ کورونا کی وجہ سے واپس نہیں جا سکتے ہیں اور صرف پاکستان سے نہیں جا سکتے ہیں باقی ملکوں سے سعودی عرب میں Flights آزاد ہیں۔ ادھر سے لوگ جاتے ہیں کہیں ازبکستان، تاجکستان اور ادھر چودہ چودہ دن Quarantine میں گزار کے پھر ان سے تین تین لاکھ ٹکٹ وصول کیا جاتا ہے اور ادھر جاتے ہیں سعودیہ میں۔ تو اس کے لئے اگر ہمارے بس میں نہیں ہے تو وفاقی حکومت سے یہ سفارش کرے کہ ان لوگوں کے لئے کوئی خصوصی قدم اٹھائے کیونکہ Overseas ہمارے لئے ہر جگہ پہ جتنے بھی ہیں، ہمارے لئے بہت زیادہ قدر کے معنی رکھتے ہیں۔ کیونکہ زیادہ تر ہمارا ملک Overseas کی وجہ سے بھی چلتا ہے اور ان کے ساتھ اگر ہم تعاون نہ کریں تو یہ میرے خیال میں ان کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ تو وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ خصوصاً سعودی اور جتنے بھی عرب ممالک میں رہتے ہیں لیکن سعودی کے لئے Flights آزاد نہیں ہیں تو اس کے لئے خصوصی کچھ کریں سر، مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر، بالکل یہ کافی دنوں سے یہ مسئلہ چل رہا ہے اور یہ ہمارے جو بھائی ہیں، جو مزدوری کرنا چاہتے ہیں، وہ جب بھی میں گاؤں

جاتا ہوں میرے پیچھے بھی آتے ہیں، وہاں پہ یہ ایشو ڈسکس ہوتا ہے۔ تو یہ ہم سفارش ہی کر سکتے ہیں اور سفارش کریں گے وفاقی حکومت سے کہ وہ اس کا کوئی حل نکالے کیونکہ بہت زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو ریزولیوشن پاس کر دیں ریزولیوشن، Agreed؟

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی کر لیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, resolution No. 1463, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed. Janab Abdul Salam Sahib, please move your resolution.

جناب محمد عبدالسلام: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میری یہ قرارداد Risalpur Export Processing Zone کے بارے میں ہے کیونکہ یہ پچھلے Governments نے شروع کیا تھا اور پھر بیچ میں 2004 میں بند ہوا تھا، اس کے مطابق یہ قرارداد ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہر گاہ کہ صوبے میں Risalpur Export Processing Zone (REPZ) کے نام سے وفاقی حکومت کے ساتھ مشترکہ طور پر شروع کیا گیا تھا اور Export Processing Zone کے قواعد کے مطابق لوکل مارکیٹ میں 20 فیصد اور بقایا 80 فیصد برآمدات کے لئے رکھا گیا۔ یہ طریقہ کار 2004 تک جاری رہا۔ بعد ازاں حکومت پاکستان نے افغانستان کو برآمدات کی پابندی عائد کر دی جس کی وجوہات یہ بتائی گئیں کہ سڑک کے راستے افغانستان لے جا کر واپس لائی جاتی ہیں۔ لہذا ہوائی جہاز کے ذریعے برآمدادت کی جائیں جو کہ ناممکن ہے کیونکہ ان پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور وہاں مارکیٹ میں جگہ بنانا یا مارکیٹ کو قبضہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب خام مال کو ہمارے صوبے تک پہنچانے میں قیمت بڑھ جاتی ہے جس سے مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر Export Policy کے سیکشن 6 اور 7 میں ترمیم ضروری ہے تاکہ افغانستان کو 100 فیصد برآمدات کی جا سکیں اور کاروبار کو تقویت دی جا سکے۔ نیز Risalpur Export Processing Zone کو برآمدات کے لئے Warehouse کے طور پر استعمال میں لایا جا سکتا ہے اور چائنا سے درآمدات کو دیگر ممالک برآمد کرنے کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے جس سے نہ صرف بے روزگاری کا خاتمہ کیا جا سکے گا بلکہ برآمدات میں خاطر خواہ اضافے سے وفاق مختلف Duties کی شکل میں کافی آمدن وصول کر سکے گا۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک کے دیگر Export Zones کی طرح Risalpur Export Processing Zone کو بھی وہی مراعات دی جائیں اور اسے فعال بنانے کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائی جائیں تاکہ صوبے کے ساتھ ساتھ ملک کو زر مبادلہ کی شکل میں آمدن بھی ہو اور بے روزگاری کا خاتمہ اور کاروبار کو تقویت اور دوام ملے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> سر! اس کو جو ہمارے انڈسٹریل منسٹر ہیں، اس نے یہ قرارداد دیکھی بھی ہے اور اس نے کہا ٹھیک ہے میں بھی اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Waqar Khan, please move your resolution.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تحصیل کبل میں موجود نادرا آفس کی جگہ اور وہاں پر متعین عملہ مقامی آبادی کے لئے بالکل ناکافی ہے اور اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ خواتین کے لئے فی الفور ایک علیحدہ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جائے اور اگر مناسب جگہ کی عدم موجودگی یا کسی دوسرے ضروری امر کی وجہ سے فی الحال یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم خواتین کے لئے موجود سنٹر میں ایک الگ مخصوص کاؤنٹر قائم کیا جائے اور ضرورت کے مطابق مزید عملے کی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے کیونکہ شدید گرمی اور نامساعد حالات کے پیش نظر بزرگ، خواتین، بچے اور عام قابل احترام شہری انتہائی تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے شوکت صاحب؟ شوکت یوسفزئی۔

<u>وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> اس میں میرے خیال سے کچھ علاقے ایسے ہیں کہ جہا ں پہ مزید سنٹرز کھولنے کی بھی ضرورت ہے۔ تو اگر اس میں Add کر دیا جائے کیونکہ میں جب بھی جاتا ہوں Far-flung areas میں تو یہ لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ تو میں اس کے ساتھ Agree بھی کرتا ہوں اور ساتھ یہ بھی ہے کہ جہاں ضرورت ہے اور لوگوں کو تکلیف ہے تو وہاں پہ نئے سنٹرز کھولے جائیں۔

جناب سپیکر: اس میں یہ اضافہ کر دیتے ہیں کہ جہاں اور بھی جہاں ضرورت ہے وہاں بھی NADRA offices on need basis-----

Minister for Labour & Culture, Parliamentary Affairs and Human Rights: On need basis.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 3rd September 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 03 ستمبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)